برکات ماہ شعبان

اور

شب برائت

مصنف خطبات برکات، خلیفۂ حضور شیر نیپال

حضرت مولانا ابو العطر مفتی **عبد السلام امجدی** صاحب قبلہ

تاراپٹی، دھنوشا (نیپال)

برکات ماہ شعبان

اور

شب براءت

مؤلف

ابوالعطر حضرت مولانا مفتی محمد عبد السلام امجدی برکاتی

تاراپٹی، دھنوشا (نیپال)

نام کتاب : **برکات ماہ شعبان اور شب براءت**

مصنف : **ابو العطر محمد عبد السلام امجدی برکاتی**
تاراپٹی، دھنوشا (نیپال)

سن تالیف : شعبان المعظم ۱۴۴۵ھ مطابق فروری ۲۰۲۴ء

ناشر : البرکات اکیڈمی، لہنہ شریف (نیپال)

ملنے کے پتے

barkatussunnah.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مشمولات	صفحہ نمبر
1	باتیں دل کی	7
2	انتساب	9
3	نذرانہ عقیدت	10
4	پہلا باب	11
5	شعبان کی فضیلت واہمیت	11
6	شعبان کی ایک امتیازی شان	12
7	دریائے برکات	14
8	حکایت	14
9	درود شریف کی فضیلت پر احادیث	15
10	درود شریف پڑھنے والے سے اللہ قریب ہوتا ہے	16
11	قیامت کی پیاس سے حفاظت	17
12	حضرت جبریل اور ستر ہزار فرشتے درود بھیجتے ہیں	18
13	درود شریف کی برکت کا ایک واقعہ	19
14	درود شریف کے چالیس روح پرور فوائد	19

15	دوسرا باب	25
16	شعبان المعظم کے معمولات	25
17	حکمت	29
18	روزۂ شعبان کے فضائل	30
19	معمولات و وظائف	33
20	پہلا معمول و وظیفہ	34
21	دوسرا معمول و وظیفہ	35
22	تیسرا معمول و وظیفہ	35
23	چوتھا معمول و وظیفہ	36
24	پانچواں معمول و وظیفہ	37
25	چھٹا معمول و وظیفہ	38
26	مخصوص وظیفہ	39
27	تیسرا باب	40
28	شب براءت کی فضیلت	40
29	سب سے بڑی فضیلت	40
30	شب براءت کیا ہے؟	41
31	رحمت و بخشش کی رات	42
32	وضاحت	44

33	صدائے رحمت	44
34	آزادی کی رات	46
35	چوتھا باب	48
36	شب براءت شب عبادت	48
37	جنت واجب	51
38	شب براءت میں کتنی رکعتیں پڑھی جائیں	51
39	سو رکعت نفل نماز	51
40	فضیلت سو رکعت	52
41	کرم ہی کرم	52
42	ستر رحمت کی نظر	54
43	دو رکعت نفل نماز کا اجر	54
44	شب براءت دعا کی رات	55
45	شب براءت شب توبہ	56
46	حضرت مالک بن دینار کی توبہ	56
47	شب براءت اور زیارت قبور	57
48	پانچواں باب	59
49	شب براءت میں محروم رہنے والے	59
50	وضاحت	60

51	(١) مشرک	61
52	(٢) کینہ رکھنے والا	63
53	(٣) رشتہ توڑنے والا	65
54	حکایت	66
55	(٤) کپڑا لٹکا کر چلنے والا	67
56	(٥) ماں باپ کا نافرمان	68
57	(٦) شراب کا رسیا	70
58	(٧) کاھن	72
59	(٨) جادوگر	74
60	(٩) زانی	76
61	(١٠) تصویر کھینچنے اور کھنچوانے والا	77
62	آخری بات اور ایک نسخہ	78
63	**پانچواں باب**	80
64	نوافل وعبادات کی فضیلت واہمیت	81
65	صلوٰۃ التسبیح	83
66	تہجد	84

باتیں دل کی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ o وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَوَّلِ الْحَاشِرِیْنَ

وَاَوَّلِ الشَّافِعِیْنَ الْمُشَفَّعِیْنَ o وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْمُعَظَّمِیْنَ الْمُکَرَّمِیْنَ o

خطبات برکات کی ترتیب وتالیف کے دوران شعبان المعظم اور شب براءت کی فضیلت و برکت اور اہمیت وعظمت پر کئی ایک مضامین لکھے،ان سب مضامین کو خطبات برکات میں بھی شامل کر دیا گیا ہے، جنہیں احباب نے بہت پسند فرمایا اور قدر کی نگاہوں سے دیکھا۔ پھر ۲۰۲۳ء میں شعبان المعظم کے مہینہ میں ایک مضمون بعنوان ”سرکار ﷺ کا مہینہ“ لکھا اور سوشیل میڈیا پر شائع کرنے کا ارادہ کیا اس نیت کے ساتھ کہ شاید کوئی پڑھ لے اور اس پر عمل کرے تو مجھے بھی اللہ تعالیٰ اس کا اجر وثواب عطا فرمائے۔اس مضمون کو میں نے سوشیل میڈیا پر شائع کیا تھا یا نہیں مجھے اچھی طرح یاد نہیں۔

پھر جب مورخہ پنجم شعبان المعظم ۱۴۴۵ھ مطابق ۱۵رفروری ۲۰۲۴ء اپنا ایک پرانا رسالہ ”برکت والی رات“ جو جامعہ غوثیہ غریب نواز کھجرانہ اندور میں تدریسی خدمات انجام دینے کے دوران غالباً ۲۰۱۲ یا ۲۰۱۳ء میں ترتیب دیا تھا اور ہندی اور اردو دونوں زبانوں میں شائع ہوا تھا اسے برکات السنہ ڈاٹ کوم پر شائع کرنے کے ارادہ سے حضرت مولانا ارشاد مصباحی لوکہاوی (مقیم حال دوحہ قطر) سے واٹساپ پر گفتگو ہوئی کہ ایک کور پیج ڈیزائن کر دیں۔پھر اس کے بعد خیال آیا کہ جو مضامین پہلے لکھا تھا ان سب کو جمع کرکے ایک کتابی شکل دیدیا جائے اور پھر اسے سوشیل میڈیا پر شائع کر دیا جائے،نیز اسے barkatussunnah.com پر بھی اپلوڈ کر دیا جائے تاکہ استفادہ کرنے والے استفادہ کرسکیں اور فقیر برکاتی کے دامن میں نیکیاں بھی جمع ہو جائیں۔بس اسی نیت سے میں اس کام کی تکمیل میں مصروف ہوگیا۔تھوڑا تھوڑا وقت نکال کر تین دنوں تک اس کام کو انجام دیتا رہا،بہت کچھ حذف و اضافہ بھی کیا گیا اور انجام کار پانچ

ابواب پر مشتمل یہ ایک خوبصورت تحفہ بنام ’’برکات ماہ شعبان اور شب براءت‘‘ مشائخ مارہرہ شریف کی طرف نسبت کرتے ہوئے تیار ہوگیا فالحمدللہ علیٰ ذلک۔

میں شکرگذار و احسان مند ہوں پیکر اخلاص و وفا حضرت قبلہ مولانا ارشاد مصباحی صاحب کا جو اپنی مصروف ترین اوقات میں سے وقت نکال کر فقیر کی تالیفات کے لئے کور پیج ڈیزائن کر دیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ انہیں دونوں جہان میں جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کا اقبال بلند فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین۔

دعا گو ہوں اپنے والدین اور بھائیوں کے لئے جن کی دعاؤں کی برکتوں سے مجھ ہیچ مداں کو وقتاً فوقتاً دین متین اور مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمت و اشاعت کا موقع قدرت بھر ملتا رہتا ہے۔اللہ تعالیٰ ان سب کرم فرماؤں کی بے حساب مغفرت فرمائے اور قیامت کے دن شفیع محشر ﷺ کے دامن کرم کی ہوا عطا فرمائے۔آمین بجاہ شفیع المذنبین ﷺ

گدائے مصطفیٰ

ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی برکاتی عفی عنہ

تاراپٹی، دھنوشا (نیپال)

مقیم حال دوحہ قطر

7/شعبان المعظم ۱۴۴۵ھ

مطابق 17/فروری ۲۰۲۳ء

انتساب

میں اپنا یہ حقیر مگر پرخلوص تحفہ اپنے والد محترم حضرت مولانا محمد ضمیر الدین قادری اطال اللہ عمرہ، والدہ عفت مآب محترمہ عظیمہ خاتون، عم مکرم حضرت مولانا محمد ذاکر حسین نوری، برادر گرامی قدر حضرت مولانا محمد کلام الدین برکاتی، برادر اکبر جناب محمد امام الدین، برادر کبیر جناب محمد نظام الدین اور دختران نیک طینت ترنم فاطمہ، حسنیٰ فاطمہ، فرزانہ فاطمہ اور پسر محتاج دعا عزیزم محمد معین الدین دلشاد کی طرف منسوب کرتے ہوئے قلبی مسرت و شادمانی محسوس کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی عمروں میں خوب برکات نازل فرمائے اور ان کے صدقے میرے رزق و عمر میں خیر و برکت نازل فرمائے اور میری بخشش فرمائے۔

طالب دعا

ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی برکاتی عفی عنہ

تاراپٹی، دھنوشا (نیپال)

نذرانۂ عقیدت

میں اپنی یہ حقیر کاوش ملک نیپال کی اس عظیم ہستی کی خدمت عالیہ میں بطور نذرانہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں جس نے ملت اسلامیہ کے زلف ژولیدہ کو سنوار کر مسلمانان اہل سنت پر احسان عظیم فرمایا، جنہوں نے اسلام وسنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی بے لوث خدمات انجام دے کر ملک نیپال میں بطور خاص اسلام وسنیت کا پرچم بلند فرمایا، جن کی کد وکاوش اور فیض سے علما کا قافلہ تیار ہوا جو آج بھی دین متین کی خدمت واشاعت میں مصروف ہے۔

وہ عبقری ذات میرے شیخ طریقت، استاذ مفتخر، محسن و رہبر، مفتی اعظم نیپال، **حضور شیر نیپال مفتی جیش محمد صدیقی برکاتی** علیہ الرحمہ، بانی خانقاہ برکات لہوہ شریف، جنکپور (نیپال) کی ہے۔ اسی عدیم النظیر شیخ کامل کی خدمت باعظمت میں پیش ہے۔

گر قبول افتد زہے عز وشرف

خاکپائے مرشد

ابو العطر محمد عبد السلام امجدی برکاتی عفی عنہ

تاراپٹی، دھنوشا، جنکپور (نیپال)

پہلا باب:

شعبان کی فضیلت واہمیت:

اسلامی سال کا آٹھواں مہینہ شعبان المعظم ہے جو رحمت وبخشش اور نجات ورہائی کا مژدہ عام لیکر ہماری نگاہوں کا سرمہ بصیرت بن کر جگمگا تا ہے۔ ایسے تو ہر سال وماہ، ہفتہ ودن، گھنٹہ ومنٹ اور ہر لحہ وساعت اللہ رب العز کی بنائی ہوئی ہے۔ مگر کچھ ماہ، دن، گھڑیاں اور لمحے ایسے ہیں جو اپنی یادوں، خصوصیتوں کے سبب اور دنوں سے ممتاز و افضل اور دوسری ساعتوں اور گھڑیوں سے مبارک و بہتر ہوتے ہیں۔ رمضان کا مہینہ، شب قدر، عاشورہ کا دن، شعبان کا مہینہ، شب برأت، عرفہ کا دن، دسویں ذی الحجہ کی شب، محبوب رب العلمین کی ولادت کی شب، معراج النبی کی رات اور عیدین کی راتیں یہ وہ گھڑیاں اور دن وماہ ہیں جو ہم گنہگاروں کو اللہ رب العزت نے عطا کر ہم پر اپنی خاص رحمتیں، عنایتیں اور مہربانیوں سے نوازا ہے۔

نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک ہے:

اِذَا دَخَلَ شَعْبَانُ طَهِّرُوا اَنْفُسَكُمْ لِشَهْرِ رَمْضَانَ وَحَسِّنُوا نِيَّتَكُمْ فِيْهِ فَاِنَّ فَضْلَ شَعْبَانَ كَفَضْلِي عَلَيْكُمْ اَلَا اِنَّ شَعْبَانَ شَهْرِي فَمَنْ صَامَ مِنْهُ يَوْمًا حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي.

ترجمہ: جب شعبان کا مہینہ آئے تو اپنے نفسوں کو رمضان کے لئے پاک وصاف کرو اور اپنی نیتوں کو اچھا کرو کہ بے شک شعبان کی بزرگی ایسی ہے جیسے تم لوگوں پر میری عظمت و بزرگی ہے۔ بے شک خبر دار ہوجاؤ کہ شعبان میرا مہینہ ہے تو جس نے شعبان میں ایک دن روزہ رکھا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔ (منیر الایمان فی فضائل شعبان ص ۴۱)

شعبان کی ایک امتیازی شان:

سید محمد بن علوی بن عباس المالکی مفتی حرم شریف فرماتے ہیں کہ: ماہ شعبان کی خصوصیات و امتیازات میں سے یہ ہے کہ اسی مقدس مہینے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ پر وہ آیت نازل فرمائی جس میں اللہ عزوجل نے اپنے محبوب پر درود شریف پڑھنے کا حکم دیا ہے اور درود وسلام کی عظمت وفضیلت کو اس انداز میں اجاگر فرمایا ہے کہ اے مومنو! تیرا پروردگار بھی اپنے محبوب پر درود شریف بھیجتا ہے، اس کے فرشتے بھی بھیجتے ہیں تو تم بھی میرے محبوب پر خوب خوب درود وسلام کا ہدیہ بھیجو۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (ماذا فی شعبان ص ۲۵)

اور علامہ ابن الصیف الیمنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی فرمایا کہ:

ان شهر شعبان شهر الصلاة على النبى ﷺ لان الآية "اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا" نزلت فيه۔

(تحفۃ الاخوان للامام احمد بن حجازی الفشنی ص ۴۷ بحوالہ ماذا فی شعبان ص ۲۶)

ترجمہ: شعبان کا مہینہ نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کا مہینہ ہے، اس لئے کہ درود والی آیت یعنی "اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا" اسی مہینہ میں نازل فرمایا ہے۔

حضور غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

وَھُوَ شَھْرٌ تُفْتَحُ فِیْہِ الْخَیْرَاتُ وَتَنَزَّلُ فِیْہِ الْبَرَکَاتُ وَتُتْرَکُ فِیْہِ

الْخَطِيْئَاتُ وَتُكَفَّرُ فِيْهِ السَّيِّئَاتُ وَتُكْثَرُ فِيْهِ الصَّلٰوةُ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ خَيْرِ الْبَرِيَّاتِ وَهُوَ شَهْرُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ۔

(غنیۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۸۸)

ترجمہ: یہ وہ مہینہ ہے جس میں بھلائی کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں، برکتیں نازل ہوتی ہیں، خطائیں چھوڑ دی جاتی ہیں، گناہ مٹا دئے جاتے ہیں اور مخلوق میں سب سے بہترین ذات محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر کثرت کے ساتھ درود بھیجا جاتا ہے کیونکہ یہ مہینہ ہی نبی مختار پر درود شریف بھیجنے کا ہے۔

مغفرت و برکت:

حضر علامہ امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک حدیث پاک روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

شَعْبَانُ شَهْرِي تُرْفَعُ فِيْهِ اَعْمَالُ الْعِبَادِ اِلَى اللهِ تَعَالٰى مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُوْمُ مِنْهُ ثَلَاثَةً ثُمَّ يُصَلِّي عَلَيَّ عِنْدَ اِفْطَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَّا غُفِرَتْ ذُنُوْبُهُ وَ بُوْرِكَ لَهُ فِيْ رِزْقِهِ۔

(نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۱۵۶ دار الفکر بیروت بحوالہ منیر الایمان ص ۴۱)

شعبان میرا مہینہ ہے اس میں بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں، جو مسلمان بھی اس مہینہ یعنی شعبان میں تین روزے رکھے گا اور افطار کے وقت مجھ پر تین مرتبہ درود پڑھے گا اس کے گناہ بخش دئے جائیں گے اور اس کی روزی میں برکت ہوگی۔

دریائے برکات:

آسمان میں ایک دریا ہے جسے دریائے برکات کہتے ہیں اور اس کے کنارے ایک درخت ہے اس کو درخت تحیات کہتے ہیں اور اس درخت پر ایک مرغ ہے اس کا نام صلوات ہے۔اس کے بہت سے پر ہیں۔جب کوئی بندئی مومن شعبان کے مہینے میں سرور کائنات فخر موجودات ﷺ پر درود پاک بھیجتا ہے تو وہ مرغ اس دریا میں غوطہ مار کے باہر آتا ہے اور اس درخت پر بیٹھ کر اپنے پروں کو جھاڑتا ہے،اللہ تعالیٰ پانی کے ہر قطرے سے جو کہ اس کے پروں سے ٹپکتا ہے ایک ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے،اور وہ سب فرشتے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا میں مشغول ہوتے ہیں اور اس کا ثواب اس بندے کے نامہ ءاعمال میں لکھا جاتا ہے۔

(صلوات ناصری بحوالہ دلائل الخیرات شریف مترجم ص ۱۷۵ بحوالہ منیر الایمان ص ۴۲)

حکایت:

مشہور بزرگ حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے پڑوس میں ایک شخص رہتا تھا، اس کا انتقال ہوگیا تو میں نے اس کو خواب میں دیکھا تو اس سے اس کا حال پوچھا تو اس نے بتایا حضور! قبر میں میرے ساتھ بڑا بھیانک منظر پیش آیا اور میں سخت حالات سے دو چار ہوا۔ہوا یوں کہ جب لوگ مجھے قبر میں دفنا کر واپس ہو گئے تو دو فرشتے سوال کرنے کے لئے آئے جیسے ہی ان فرشتوں نے سوال کرنا شروع کیا میری زبان لڑکھڑانے لگی ایسا لگتا تھا کہ میں جواب دینے میں ناکام ہوگیا ہوں۔فرشتے مجھے عذاب دینے کے لئے بڑھے تو میں نے ایک خوبصورت شخص کو دیکھا وہ اتنا حسین وجمیل

اور خوب رو تھا کہ اس سے زیادہ حسن و جمال والا میں نے اس سے قبل کسی کو نہ دیکھا۔ وہ میرے اور فرشتوں کے بیچ حائل ہوگیا۔ اس نے مجھے سوال کا جواب بتادیا اور وہی جواب میں نے فرشتوں کے سوال کرنے پر دیا جس کی وجہ سے میں کامیاب ہوگیا اور عذاب سے نجات پا گیا۔ پھر میں نے اس سے عرض کیا آپ کون ہیں؟ تو اس نے جواب دیا: اَنَا مَلَكٌ خَلَقَنِیَ اللّٰہُ مِنْ ثَوَابِ الصَّلَاۃِ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ وَاَنْتَ تُکْثِرُ مِنَ الصَّلَاۃِ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ فِی الدُّنْیَا فَخَلَقَنِیَ اللّٰہُ لَكَ جَبْرًا لِصَلَاتِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ لَاُخَلِّصَكَ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ جَمِیْعِ الْاَحْزَانِ وَمِنْ عَذَابِ النِّیْرَانِ حَتّٰی اُدْخِلَكَ الْجَنَّۃَ بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ۔ میں وہ فرشتہ ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے محمد عربی ﷺ پر درود شریف بھیجنے کی برکت سے پیدا فرمایا ہے، تو دنیا میں کثرت کے ساتھ حضور رحمت عالم ﷺ پر درود پاک پڑھا کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے تیری طرف سے حضور سرور کائنات ﷺ پر درود شریف کا تحفہ پیش کرنے کے لئے پیدا کیا ہے تاکہ میں تجھے اللہ رب العزت کے حکم سے تمام غموں سے، پریشانیوں سے اور دوزخ کے عذاب سے نجات اور چھٹکارا دلاؤں، یہاں تک کہ میں تجھے اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل کردوں۔

(تحفۃ الاخوان للامام احمد بن حجازی الفشنی ص ۷۶ بحوالہ ماذا فی شعبان ص ۴۳)

درود شریف کی فضیلت پر احادیث:

عَنْ اَبِیْ کَاھِلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَا اَبَا کَاھِلٍ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُلَّ یَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَکُلَّ لَیْلَۃٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حُبًّا اَوْ شَوْقًا اِلَیَّ

كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ اَنْ يَّغْفِرَ لَهُ ذُنُوبَهُ تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

(ماذا فی شعبان ص ۳۸، الاعلام بفضل الصلاۃ علی النبی والسلام للحافظ محمد بن عبدالرحمن النمیری ص ۶۵)

ترجمہ: حضرت ابو کاہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو کاہل جو شخص مجھ پر روزانہ تین مرتبہ درود بھیجے اور ہر رات مجھ پر تین مرتبہ درودوں کا تحفہ پیش کرے میری محبت اور میری عقیدت میں تو اللہ تعالیٰ یقیناً اس رات اور اس دن کے اس کے تمام گناہ بخش دے گا۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ وَيَقُولُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا صَلّٰى عَلَيَّ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن ماجہ، ماذا فی شعبان ص ۳۳)

ترجمہ: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے اور یہ فرماتے سنا کہ جو مجھ پر درود پڑھے تو جب تک وہ مجھ پر درود پڑھتا رہے گا فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے رہیں گے۔

درود شریف پڑھنے والے سے اللہ قریب ہوتا ہے:

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: يَامُوسٰى اَتُرِيْدُ اَنْ اَكُونَ اَقْرَبَ اِلَيْكَ مِنْ كَلَامِكَ اِلٰى لِسَانِكَ وَمِنْ وَسَاوِسِ قَلْبِكَ اِلٰى قَلْبِكَ وَمِنْ رُوحِكَ اِلٰى بَدَنِكَ وَمِنْ نُورِ بَصَرِكَ اِلٰى عَيْنِكَ؛ اے موسیٰ! کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی بات آپ کی زبان سے اور دل کے خیالات دل سے اور روح بدن سے اور آنکھ کی روشنی آنکھ سے جس قدر قریب ہوتی ہے میں اس سے بھی زیادہ آپ کے قریب ہو جاؤں؟ تو انہوں نے عرض کی ہاں! اے میرے

پروردگار میری خواہش ہے کہ میری بات میری زبان سے جتنا قریب ہے، میرے دل کے خیالات میرے دل سے جتنے قریب ہیں، میری روح میرے بدن سے جتنا قریب ہے اور میری نگاہوں کی روشنی میری آنکھوں سے جتنی قریب ہے تو اس سے بھی زیادہ میرے قریب ہوجائے۔تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا :فَاَکْثِرِ الصَّلَاۃَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ۔اے موسیٰ ! آپ میرے محبوب پر کثرت کے ساتھ درود پڑھئے میں آپ سے بہت قریب ہوجاؤں گا۔
(الصلاۃ والبشر علی خیر البشر ص ۱۲۷)

قیامت کی پیاس سے حفاظت:

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مروی ہے کہ ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا:

یَا مُوسٰی اَتُحِبُّ اَنْ لاَّ یَنَالَکَ مِنْ عَطَشٍ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ؟قَالَ اِلٰھِی نَعَمْ!قَالَ فَاَکْثِرِ الصَّلَاۃَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ۔(الصلاۃ والبشر ص ۱۲۵)

ترجمہ: اے موسیٰ ! کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ قیامت کے دن پیاس کا احساس نہ ہو؟ تو انہوں نے عرض کی ہاں اے میرے معبود میں پسند کرتا ہوں کہ قیامت کے دن مجھے پیاس نہ لگے۔تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے محبوب محمد ﷺ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھئے۔

حکایت: حضرت امام سراج الدین عمر بن علی دمشقی اپنی کتاب حدائق الاولیا میں ایک حکایت نقل فرماتے ہیں کہ ابو العباس احمد بن منصور کے انتقال کے بعد شیراز کے رہنے والا ایک شخص نے انہیں خواب میں دیکھا کہ اس کے بدن پر نورانی جوڑا ہے اور سر پر ایسا تاج ہے جس میں موتی جڑا ہوا ہے۔وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے ان سے پوچھا مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا :غَفَرَلِی وَاَکْرَمَنِی وَ

تَوَّجَنِی وَاَدْخَلَنِیَ الْجَنَّۃَ۔ اللہ تعالیٰ نے میری بخشش فرمادی اور مجھے عزت عطافرمایا اور میرے سر پر تاج رکھا اور جنت میں مجھے داخل فرمادیا۔تو میں نے کہا کس عمل کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے تجھے یہ عزت وعظمت عطافرمائی ؟تو انہوں نے کہا: بِکَثْرَۃِ صَلاَتِی عَلَیٰ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ۔ میں کثرت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں درود پڑھا کرتا تھا بس میرے اسی ایک عمل کی بدولت اللہ تعالیٰ مجھ پر یہ انعام واکرام فرمایا۔

(حدائق الاولیاج ا ص ۲۷)

حضرت جبریل اور ستر ہزار فرشتے درود بھیجتے ہیں:

مروی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یَامُحَمَّدُ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ اَمَرْتُ جِبْرِیْلَ وَ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَکٍ اَنْ یُّصَلُّوا عَلَیْہِ وَلاَ یَمُوتُ حَتّٰی یَرَیٰ مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ۔

(حدائق الاولیاج ا ص ۱۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

ترجمہ: اے محبوب جو آپ پر درود پڑھے تو میں جبرئیل علیہ السلام اور ستر ہزار فرشتوں کو حکم دوں گا کہ وہ اس پر درود بھیجیں اور اس کے لئے دعائے مغفرت کریں اور مرنے سے پہلے جنت میں وہ اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا۔

ان تمام روایات و احادیث سے اور تفاسیر سے معلوم ہوگیا کہ شعبان کو اللہ کے رسول ﷺ نے اپنا مہینہ اس لئے فرمایا کہ حضور پر درود والی آیات اسی ماہ میں نازل ہوئی اور اس مناسبت سے اس ماہ کو سرکار ﷺ کا مہینہ کہا جاتا ہے۔اس لئے ہم عاشقان مصطفی کو چاہئے کہ اس ماہ میں درود شریف کثرت کے ساتھ پڑھیں تاکہ اللہ عز وجل کی رضا اور اس کے حبیب لبیب ﷺ کی خوشنودی اور شفاعت نصیب ہو۔

درود شریف کی برکت کا ایک واقعہ:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک شخص مالدار تھا، لیکن اس کا کردار اچھا نہیں تھا۔ درود پاک سے اسے بڑی محبت تھی، درود پاک سے کبھی غافل نہیں رہتا تھا۔ جب اس کا آخری وقت آیا تو اس کا چہرہ سیاہ ہوگیا اور بہت زیادہ تنگی لاحق ہوئی۔ اسی حالت میں اس نے ندا دی: "اے اللہ کے محبوب! میں تو درود پاک کی کثرت کرتا ہوں۔" اچانک ایک دم ایک پرندہ آسمان سے نازل ہوا اور اپنے پر اس شخص پر پھیر دیئے۔ فوراً چہرہ نور سے لبریز ہوگیا۔ کستوری کی خوشبو مہک گئی اور وہ کلمہ پڑھتا ہوا دنیا سے رخصت ہوا۔ اسی رات کو ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ وہ زمین اور آسمان کے درمیان چل رہا ہے اور یہ آیت مبارکہ پڑھ رہا ہے: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ (درۃ الناصحین ص172)

درود شریف کے چالیس روح پرور فوائد:

علامہ محمد بن ابی بکر ابن القیم الجوزی نے درود شریف پڑھنے کے 40 فوائد ذکر کئے ہیں۔ یقیناً عشاق رسول ﷺ ان فوائد کو جان کر اپنے قلوب واذہان میں حد درجہ فرحت و برودت محسوس کریں گے اور عشق رسالت کی چنگاڑیاں مزید بھڑک اٹھیں گی اور درود شریف پڑھنے کا ذوق وشوق پیدا ہوگا۔ آئیے وہ فائدے ملاحظہ کرتے ہیں اور تہیہ کرتے ہیں کہ اس ماہ مقدس میں بالخصوص اور ہر روز پابندی کے ساتھ نبی کریم ﷺ پر عقیدت و محبت کے ساتھ اور حضور قلب کے ساتھ درود بھیجنے کا اہتمام کریں گے ان شاء اللہ الرحمٰن، نیز اہل خانہ کو بھی درود پڑھنے کی ترغیب دلائیں گے۔ ابن جوز لکھتے ہیں کہ مصطفیٰ کریم ﷺ پر

درود شریف پڑھنے کے چالیس فائدے ہیں اور وہ یہ ہیں:

(1) اِمْتِثَالُ أَمرِ اللهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی. درود شریف پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل ہوتا ہے۔

(2) مُوَافَقَتُهُ سُبْحَانَهُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں اللہ تعالیٰ کی موافقت ہوتی ہے۔

(3) مُوَافَقَةُ مَلَائِكَتِهٖ فِيْهَا. فرشتوں کے درود بھیجنے کے عمل میں بھی یہ بندہ شامل ہوجاتا ہے۔

(4) حُصُولُ عَشْرِ صَلَوَاتٍ مِّنَ اللهِ عَلَى الْمُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَرَّةً.

ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ کی دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

(5) أَنَّهُ يُرْفَعُ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ. اس کے دس درجات بلند کردئے جاتے ہیں۔

(6) أَنَّهُ يُكْتَبُ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ. دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

(7) أَنَّهُ يُمْحٰى عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ. دس گناہ معاف کردئے جاتے ہیں۔

(8) أَنَّهُ يُرْجٰى إِجَابَةُ دُعَائِهٖ إِذَا قَدَّمَهَا أَمَامَهُ. دعا سے پہلے درود شریف پڑھنے سے دعا کی قبولیت کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔

(9) أَنَّهَا سَبَبٌ لِّشِفَاعَتِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَنَهَا بِسُؤَالِ الْوَسِيْلَةِ لَهُ أَوْ أَفْرَدَهَا.

اذان کے بعد کی دعا کے ساتھ یا الگ کر کے درود شریف پڑھا جائے تو قیامت کے روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔

(10) أَنَّهَا سَبَبٌ لِّغُفْرَانِ الذُّنُوْبِ. یہ گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔

(11) أَنَّهَا سَبَبٌ لِّكِفَايَةِ اللهِ الْعَبْدَ مَا أَهَمَّهُ.

بندے کی ضروریات کے لیے اللہ تعالیٰ کے کفیل بن جانے کا ذریعہ ہے۔

(12) أَنَّهَا سَبَبٌ لِّقُرْبِ الْعَبْدِ مِنْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.
قیامت کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب کا ذریعہ ہے۔

(13) أَنَّهَا تَقُوْمُ مَقَامَ الصَّدَقَةِ لِذِي الْعُسْرَةِ. تنگدست آدمی کے لیے صدقہ کرنے کے قائم مقام بن جاتا ہے۔

(14) أَنَّهَا سَبَبٌ لِّقَضَاءِ الْحَوَائِجِ. ضرورتوں کے پورا ہونے کا سبب ہے۔

(15) أَنَّهَا سَبَبٌ لِّصَلٰوةِ اللهِ عَلَى الْمُصَلِّيْ وَصَلٰوةُ مَلٰئِكَتِهٖ عَلَيْهِ.
درود پڑھنے والے پر اللہ کی رحمت اور فرشتوں کی طرف سے رحمت کی دعا ہوتی ہے۔

(16) أَنَّهَا زَكَاةٌ لِّلْمُصَلِّيْ وَطَهَارَةٌ لَّهُ. یہ درود بھیجنے والے کی پاکیزگی اور طہارت کا ذریعہ ہے۔

(17) أَنَّهَا سَبَبٌ لِّتَبْشِيْرِ الْعَبْدِ بِالْجَنَّةِ قَبْلَ مَوْتِهٖ. موت سے پہلے جنت کی بشارت کا ذریعہ ہے۔

(18) أَنَّهَا سَبَبٌ لِّلنِّجَاةِ مِنْ أَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. قیامت کی ہولناکیوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔

(19) أَنَّهَا سَبَبٌ لِّرَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى الْمُصَلِّيْ وَالْمُسَلِّمِ عَلَيْهِ.
حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجنے والے کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیتے ہیں، اس طرح درود شریف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب کا سبب بنتا ہے۔

(20) أَنَّهَا سَبَبٌ لِّتَذَكُّرِ الْعَبْدِ مَا نَسِيَهٗ. بھولی ہوئی چیز کے یاد دلانے کا سبب ہے۔

(21) أَنَّهَا سَبَبٌ لِّطِيْبِ الْمَجْلِسِ وَأَنْ لَّا يَعُوْدَ حَسْرَةٌ عَلٰى أَهْلِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

درود شریف پڑھنا مجلس کے اچھے ہونے کا سبب ہے اور قیامت میں درود شریف پڑھنے والوں کے لیے حسرت وندامت سے چھٹکارے کا ذریعہ ہے۔

(22) أَنَّهَا سَبَبٌ لِّنَفْيِ الْفَقْرِ. درود پڑھنے والے کیلیے محتاجی وفقیری سے چھٹکارا ہے۔

(23) أَنَّهَا تَنْفِيْ عَنِ الْعَبْدِ اسْمُ الْبُخْلِ إِذَا صَلّٰى عَلَيْهِ عِنْدَ ذِكْرِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آنے پر درود پڑھنے والا بخیل کہلائے جانے سے محفوظ ہوجاتا ہے۔

(24) نَجَاتُهٗ مِنَ الدُّعَآءِ عَلَيْهِ بِرَغْمِ الْأَنْفِ إِذَا تَرَكَهَا عِنْدَ ذِكْرِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آنے پر درود شریف نہ پڑھنے پر جو وعید آئی ہے، اس وعید سے نجات نصیب ہوتی ہے۔

(25) أَنَّهَا تَرْمِيْ صَاحِبَهَا عَلٰى طَرِيْقِ الْجَنَّةِ وَتُخْطِئُ بِتَارِكِهَا عَنْ طَرِيْقِهَا۔

درود پڑھنے والا جنت کا راستہ پالیتا ہے اور نہ پڑھنے والا جنت کا راستہ بھٹک جاتا ہے۔

(26) أَنَّهَا تُنْجِيْ مِنْ نَتْنِ الْمَجْلِسِ الَّذِيْ لَا يُذْكَرُ فِيْهِ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ وَيُحْمَدُ وَيُثْنٰى عَلَيْهِ فِيْهِ وَيُصَلّٰى عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ایسی مجلس جس میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ ذکر ہو اور نہ اس میں اللہ کی تعریف اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہو تو وہ مجلس متعفن ونحوست زدہ ہوتی ہے، جبکہ درود شریف پڑھنے سے اس تعفن ونحوست سے نجات ملتی ہے۔

(27) أَنَّهَا سَبَبٌ لِّتَمَامِ الْكَلَامِ الَّذِي ابْتُدِءَ بِحَمْدِ اللهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى رَسُوْلِهٖ۔

جس کلام کی ابتداء اللہ کی تعریف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے سے ہوتو وہ کلام پایہ تکمیل تک پہنچتا ہے۔

(28) أَنَّهَا سَبَبٌ لِّوُفُوْرِ نُوْرِ الْعَبْدِ عَلَى الصِّرَاطِ۔

پل صراط پر بندے کے نور بڑھنے کا سبب ہوتا ہے، جس کے ذریعے پل صراط پر گزرنا آسان ہوتا ہے۔

(29) أَنَّهٗ يَخْرُجُ بِهَا الْعَبْدُ عَنِ الْجَفَاءِ۔ درود پڑھنے والا دل کی سختی سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

(30) أَنَّهَا سَبَبٌ لِّإِبْقَاءِ اللهِ سُبْحَانَهُ الثَّنَاءَ الْحَسَنَ لِلْمُصَلِّيْ عَلَيْهِ بَيْنَ أَهْلِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔ آسمان وزمین والوں میں سے اس درود شریف پڑھنے والے پر اللہ رب العزت اپنی رحمت حسنہ نازل فرماتا رہتا ہے۔

(31) أَنَّهَا سَبَبُ الْبَرَكَةِ فِيْ ذَاتِ الْمُصَلِّيْ وَعَمَلِهٖ وَعُمْرِهٖ وَأَسْبَابِ مَصَالِحِهٖ۔ درود شریف پڑھنے والے کی شخصیت، اس کے عمل، اس کی عمر اور اس کے کام کاج میں برکت آتی ہے۔

(32) أَنَّهَا سَبَبٌ لِّنَيْلِ رَحْمَةِ اللهِ لَهٗ۔ درود شریف پڑھنے والے پر اللہ کی رحمت متوجہ رہتی ہے۔

(33) أَنَّهَا سَبَبٌ لِّدَوَامِ مَحَبَّتِهٖ لِلرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزِيَادَتِهَا وَتَضَاعُفِهَا۔ درود شریف پڑھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوام محبت اور اس کے بڑھنے کا ذریعہ ہے۔

(34) أَنَّ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَبٌ لِّمَحَبَّتِهٖ لِلْعَبْدِ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس درود شریف پڑھنے والے سے محبت کا ذریعہ ہے۔

(35) أَنَّهَا سَبَبٌ لِّهِدَايَةِ الْعَبْدِ وَحَيَاةِ قَلْبِهِ. یہ بندے کی ہدایت اور دل کی زندگی کا ذریعہ ہے۔

(36) أَنَّهَا سَبَبٌ لِّعَرْضِ اسْمِ الْمُصَلِّيْ عَلَيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذِكْرِهٖ عِنْدَهٗ.

اس کے ذریعے بندے کا نام اور تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا جاتا ہے۔

(37) أَنَّهَا سَبَبٌ لِّتَثْبِيْتِ الْقَدَمِ عَلَى الصِّرَاطِ. پل صراط پر ثابت قدمی اور اس سے کامیابی سے گزرنے کا ذریعہ ہے۔

(38) أَنَّ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَاءٌ لِّأَقَلِّ الْقَلِيْلِ مِنْ حَقِّهٖ وَشُكْرٍ لَّهٗ عَلٰى نِعْمَتِهِ الَّتِيْ أَنْعَمَ اللهُ بِهَا عَلَيْنَا. درود شریف پڑھنے والا بہت تھوڑا ہی سہی مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا کرنے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے جو احسانات اللہ نے ہم پر کیے ہیں، ان پر شکر کی کوشش کرتا ہے۔

(39) أَنَّهَا مُتَضَمِّنَةٌ لِّذِكْرِ اللهِ تَعَالٰى وَشُكْرِهٖ وَمَعْرِفَةِ إِنْعَامِهٖ عَلٰى عَبِيْدِهٖ بِإِرْسَالِهٖ.

اس سے اللہ کا ذکر اور اس کا شکر بھی ادا ہو جاتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج کر جو احسان اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کیا ہے، بندے کو اس کا احساس بھی ہو جاتا ہے۔

(40) أَنَّ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَبْدِ هِيَ دُعَاءٌ وَّهِيَ سُؤَالُ الْعَبْدِ أَنْ يُّثْنِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى خَلِيْلِهٖ وَحَبِيْبِهٖ. بندے کا درود پڑھنا دراصل اپنے رب سے دعا کرنا ہے کہ اے اللہ! اپنے حبیب و خلیل صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف فرما۔ (جلاء الأفهام في الصلاة والسلام على خير الأنام ص521)

دوســـرا بــاب:

شعبان المعظم کے معمولات:

شعبان المعظم ایک ایسا مبارک مہینہ ہے جس کے فضائل خود پیارے آقا کریم ﷺ نے اپنی مبارک زبان فیض ترجمان سے فرمایا۔ کثرت سے آقا نے روزے رکھے اور مسلمانوں کو بھی اس کی فضیلت سے آگاہ کرتے ہوئے اس کی رغبت دلائی۔ آقا نے اس ماہ کو اپنا مہینہ فرمایا جس سے اس مہینہ کی فضیلت کا خوب اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور آپ کے پیارے صحابہ تو اس انداز میں اس مبارک ومسعود مہینہ کا استقبال وخیر مقدم کرتے کہ جیسے ہی شعبان کا چاند نظر آتا قرآن شریف کی تلاوت میں مصروف ہوجاتے ،غریبوں میں صدقات وزکات اور خیرات کرتے۔

(۱) حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا:

رَجَبُ شَهْرُ اللهِ وَشَعْبَانُ شَهْرِی وَرَمْضَانُ شَهْرُ أُمَّتِي۔

(کنز العمال ج ۱۲ ص ۹ ۱۳ ،جمع الوسائل فی شرح الشمائل للملا علی القاری ج ۲ ص ۱۲۱)

ترجمہ: رجب اللہ تعالیٰ کا مہینہ، شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔

اس حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے شعبان کو اپنی طرف منسوب فرماکر اس ماہ کی قدر ومنزلت میں چار چاند لگادئے۔ مثل مشہور ہے کی نسبت سے شئی ممتاز ہوتی ہے۔ تو جس ماہ کو حضور سے نسبت ہوجائے اور جسے حضور اپنا کہہ دیں اس کی اہمیت وفضیلت کا اندازہ بخوبی کیا جاسکتا ہے۔ حضور نے اپنے اس فرمان سے اپنی امت کو پیغام دیا ہے کے اے لوگو! شعبان کوئی معمولی مہینہ نہیں ہے بلکہ بہت عظمت والا مہینہ ہے وہ میرا مہینہ ہے اس

کا احترام کرنا وہ برکتوں کا مہینہ ہے، اس کی برکتوں اور فیض سے محروم مت رہنا، اس کی قدر و قیمت سمجھتے ہوئے اس کے برکات سے مالا مال ہونا۔

(۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

شَهْرُ رَمَضَانُ شَهْرُ اللهِ وَشَهْرُ شَعْبَانَ شَهْرِی شَعْبَانُ الْمُطَهِّرُ وَرَمَضَانُ الْمُكَفِّرُ۔

(کنز العمال ج ۸ ص ۲۱۷)

رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے (اس لئے کہ اللہ نے اپنے محبوب پر قرآن اسی مبارک مہینہ میں نازل فرمایا) اور شعبان میرا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جو گناہوں سے پاک کر دیتا ہے۔ اور رمضان گناہوں کا مٹا دینے والا مہینہ ہے۔

(۳) عَنْ اُسَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ لَمْ اَرَكَ تَصُومُ مِنْ شَهْرٍ مِّنَ الشُّهُورِ مَا تَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ ذَاكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبَ وَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيْهِ الْاَعْمَالُ اِلَى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَاُحِبُّ اَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَاَنَا صَائِمٌ۔

(ترغیب و ترہیب ج ۲ ص ۱۱۶ باب صیام شعبان مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

ترجمہ: حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے آقا کریم ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ یا جس قدر شعبان میں آپ کو روزے رکھتے میں دیکھتا ہوں اتنا کسی اور مہینے میں رکھتے نہیں دیکھتا ہوں۔ تو سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا شعبان کا مہینہ رجب اور رمضان ان دو عظمت والے مہینوں کے بیچ ایک ایسا مبارک مہینہ ہے جس کی فضیلت و برکت سے لوگ غافل ہیں۔ اسی ماہ میں بندوں کے اعمال اللہ رب العزت کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں۔ تو میں اس مہینے میں روزہ رکھنا پسند کرتا ہوں تا کہ

حالت روزہ میں ہی میرا عمل میرے معبود کی بارگاہ میں پیش ہو۔
شعبان کا مہینہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا محبوب ہے کہ حضور رب کی بارگاہ میں اس کے لئے دعا کرتے۔

(۴) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب رجب کا مہینہ آجاتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا سے عرض ودعا اس طرح کرتے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ۔

(درمنثور ج ا ص ۳۳۴، مجمع الزوائد ج ۳ ص ۶۵۹)

اے اللہ! ہمارے لئے رجب اور شعبان کے مہینے میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان کا مقدس مہینہ عطا فرما۔

(۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَضْلُ رَجَبَ عَلٰی سَائِرِ الشُّھُوْرِ كَفَضْلِ الْقُرْاٰنِ عَلٰی سَائِرِ الْكَلَامِ وَفَضْلُ شَعْبَانَ عَلٰی سَائِرِ الشُّھُوْرِ كَفَضْلِی عَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَفَضْلُ رَمَضَانَ عَلٰی سَائِرِ الشُّھُوْرِ كَفَضْلِ اللہِ تَعَالٰی عَلٰی سَائِرِ خَلْقِهٖ۔

(غنیۃ الطالبین ج ا ص ۱۸۷۔۱۸۸)

ترجمہ: رجب کی فضیلت تمام مہینوں پر ایسی ہی جیسے قرآن کی فضیلت تمام آسمانی کتابوں پر ہے۔ اور ماہ شعبان کی فضیلت دوسرے تمام مہینوں پر ایسے ہے جیسے میری فضیلت و برتری تمام نبیوں پر ہے۔ اور رمضان المبارک کی فضیلت تمام مہینوں پر اس طرح ہے جس طرح اللہ رب العزت کی تمام مخلوق پر۔

یعنی بعد رمضان تمام مہینوں سے زیادہ فضیلت وعظمت والا شعبان المعظم کا مہینہ ہے جس طرح خداوند قدوس کے بعد اس کی تمام مخلوق میں حتیٰ کہ نبیوں میں سب سے فضیلت ورفعت والا میں ہوں۔

(۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ إِذَادَخَلَ شَعْبَانَ اَكَبُّوْا عَلَى الْمَصَاحِفِ فَقَرَءُوْهَا وَاَخْرَجُوا زَكَاةَ اَمْوَالِهِمْ تَقْوِيَةً لِلضَّعِيْفِ وَالْمِسْكِيْنِ عَلٰى صِيَامِ رَمَضَانَ .(لطائف المعارف ص۳۱۹)

شعبان کے شروع ہوتے ہی مسلمان قرآن کی طرف جھک پڑتے ، اور قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہوجاتے اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ غریب ، مسکین اور محتاج لوگ روزے اور ماہ رمضان بہتر طور پر گذار سکیں۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ شعبان کے مہینہ میں صحابہ کرام کا معمول قرآن کی تلاوت کرنا تھا۔لہٰذا اس ماہ میں قرآن کی تلاوت میں وقت گذارنا چاہئے۔

حضرت عمرو بن قیس ملائی کا معمول تھا کہ جب شعبان کا مہینہ داخل ہوتا دکان بند کر دیتے اور قرآن کی تلاوت میں مصروف ہوجاتے۔

(لطائف المعارف ص۳۱۹ مطبوعہ دار ابن خزیمہ ریاض سعودی)

حضرت حسن بن سہیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ماہ شعبان نے رب قدیر کی بارگاہ میں عرض کی:

يَارَبِّ !جَعَلْتَنِي بَيْنَ شَهْرَيْنِ عَظِيْمَيْنِ فَمَالِي قَالَ جَعَلْتُ فِيْكَ قِرَائَةَ الْقُرْآنِ۔

ترجمہ:اے میرے رب تو نے مجھے دو عظمت والے مہینے رجب اور رمضان کے بیچ میں رکھا تو مجھ میں کیا ہے؟تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تجھ قرآن کی تلاوت رکھی ہے۔یعنی میرے بندے قرآن کی تلاوت سے تجھے آباد و معمور رکھیں گے۔

(لطائف المعارف ص۳۱۹ مطبوعہ دار ابن خزیمہ ریاض سعودی)

(۷) علامہ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب لطائف المعارف میں فرماتے ہیں:
ماہ شعبان میں روزوں اور تلاوت قرآن حکیم کی کثرت اس لئے کی جاتی ہے تا کہ ماہ رمضان کی برکات حاصل کرنے کے لئے مکمل تیاری ہوجائے اور نفس رحمان ورحیم عزوجل کی اطاعت وفرماں برداری پرخوش دلی اور خوب اطمینان سے راضی ہوجائے۔
(لطائف المعارف ص ۲۵۸ مطبوعہ دارابن خزیمہ ریاض سعودی)

حکمت:

شعبان اللہ تعالیٰ نے ہم مسلمانوں کو اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ میں جوعطا فرمایا ہے اس میں ایک حکمت یہ بھی کہ تا کہ مسلمان رمضان کی آمد سے پہلے ہی اپنے دل کو صاف وشفاف آئینہ کی طرح چمکا لیں، اپنے دل سے تمام کدورتوں، کینہ اور حسد وغیرہ بیماریوں سے پاک وصاف کرلیں تا کہ رمضان کی برکتوں سے پورے طور پر لطف اندوز ہوسکیں۔ جیسا کہ کشف الخفاج ۲ ص ۹ پر ہے کہ حکما فرماتے ہیں:

اِنَّ رَجَبَ لِلْاِسْتِغْفَارِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَشَعْبَانَ لِاِصْلَاحِ الْقُلُوْبِ وَرَمْضَانَ لِتَنْوِيْرِ الْقُلُوْبِ۔

رجب گناہوں سے مغفرت طلب کرنے کے لئے اور شعبان دلوں کی اصلاح وصفائی کے لئے ہے اور رمضان دلوں کو جگمگانے کے لئے ہے۔
حضرت ابوبکر وراق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

شَهْرُ رَجَبَ شَهْرُ الزَّرْعِ وَشَهْرُ شَعْبَانَ شَهْرُ السَّقْيِ لِلزَّرْعِ وَشَهْرُ رَمْضَانَ شَهْرُ حَصَادِ الزَّرْعِ۔

(لطائف المعارف ص ۲۹۲)

ترجمہ: رجب کا مہینہ کھیتی کا مہینہ ہے اور شعبان کھیتی سیراب کرنے کا مہینہ ہے اور رمضان کھیتی کاٹنے کا مہینہ ہے۔

روزۂ شعبان کے فضائل:

آپ احادیث مصطفی کی روشنی میں پچھلے صفحات میں عرض کیا جاچکا ہے کہ شعبان المعظم نفس کو پاکیزگی عطا کرنے والا مہینہ ہے، دلوں کو طہارت و پاکی اور ذہن وفکر اور دل و دماغ کو جگمگانے والا مہینہ ہے۔ اس لئے اس مبارک ماہ میں ہمیں ہر وہ نیک کام کرنا چاہئے جس سے دلوں کی صفائی ہو، صدقات وخیرات، تلاوت وعبادات درود پاک کی کثرت اور کثرت روزہ کے ذریعہ اتنی پریکٹس اور مشق کرلیں کہ آنے والا مہینہ یعنی رمضان شریف کا خوش دلی اور دل کھول کر استقبال کرسکیں اور اس کی برکتوں سے مالا مال ہوسکیں۔ اسی لئے حضور اقدس ﷺ شعبان المعظم میں خوب کثرت کے ساتھ روزے رکھتے۔ کیونکہ روزہ گناہوں سے بچنے کے لئے ایک مضبوط ڈھال ہے، شیطان سے مقابلہ کے لئے ایک تیز تلوار ہے اور یہ ایسا عمل ہے جس کے اجر وثواب کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا ہے بلکہ اس کے اجر وثواب کو خدائے قادر وقیوم کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(۶) رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا: وَالْعَمَلُ الَّذِي لَا يَعْرِفُ ثَوَابَ عَامِلِهِ إِلَّا اللهُ فَهُوَ الصَّوْمُ۔ (تنبیہ الغافلین ص ۱۹۳)

یعنی ایسا عمل اور کام کہ جس کے ثواب کو اللہ تعالی کے سوا کوئی نہیں جانتا وہ روزہ ہے۔

(۷) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ فَسَأَلْتُهُ قَالَ إِنَّ اللهَ يَكْتِبُ فِيْهِ كُلَّ نَفْسٍ مَيِّتَةٍ تِلْكَ السَّنَةِ فَاُحِبُّ اَنْ يَّأْتِيَ اَجَلِي وَاَنَا صَائِمٌ۔
(درمنثور ج ۵ ص ۷۴۰)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کا روزہ رکھتے تھے۔ تو میں نے حضور سے اس بارے میں دریافت کیا تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اس مہینے میں سال بھر تمام مرنے والوں کا نام لکھتا ہے تو میں پسند کرتا ہوں کہ جب مجھے اللہ کی طرف سے بلاوا آئے تو میں اس وقت روزہ کی حالت میں رہوں۔

(۸) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي شَهْرٍ اَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ لِاَنَّهُ يُنْسَخُ فِيهِ اَرْوَاحُ الْاَحْيَاءِ فِي الْاَمْوَاتِ حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ يَتَزَوَّجُ وَقَدْ رُفِعَ اِسْمُهُ فِيمَنْ يَّمُوتُ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَحُجُّ وَقَدْ رُفِعَ اِسْمُهُ فِيمَنْ يَّمُوتُ۔

(درمنثور ج ۵ ص ۷۴۰، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۴۶)

ترجمہ: حضرت عطا ابن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان سے بڑھ کر کسی مہینے میں زیادہ روزے نہیں رکھا کرتے تھے۔ کیونکہ اس مہینے میں زندوں کی روحوں کو مردوں میں لکھا جاتا ہے، یہاں تک کہ ایک آدمی شادی کرتا ہے جبکہ اس کا نام مرنے والوں میں لکھا ہوتا ہے اور ایک آدمی حج کرتا ہے اور اس کا نام مرنے والوں کی فہرست میں ہوتا ہے۔

(۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ حَتّٰى يَصِلَ بِرَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ شَهْرًا تَامًّا اِلَّا شَعْبَانَ فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ اِنَّ شَعْبَانَ لَمِنْ اَحَبِّ الشُّهُوْرِ اِلَيْكَ اَنْ تَصُومَهُ فَقَالَ نَعَمْ يَاعَائِشَةُ اِنَّهُ لَيْسَ نَفْسٌ تَمُوتُ فِي سَنَةٍ اِلَّا كُتِبَ اَجَلُهَا فِي شَعْبَانَ فَاُحِبُّ اَنْ يُّكْتَبَ اَجَلِي وَاَنَا فِي عِبَادَةِ رَبِّي وَعَمَلٍ صَالِحٍ۔ (درمنثور ج ۵ ص ۷۴۰)

ترجمہ: رسول اکرم ﷺ شعبان المعظم کے اکثر روزے رکھتے تھے، یہاں تک کہ اسے رمضان کے ساتھ ملاتے، شعبان کے علاوہ کسی مہینہ کے اکثر روزہ نہیں رکھتے تھے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ شعبان کا مہینہ روزہ رکھنے کے اعتبار سے آپ کو دوسرے مہینوں کی بہ نسبت زیادہ محبوب ہے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہاں! اے عائشہ! کوئی نفس نہیں جسے اس سال موت آنی ہو مگر اس کی موت کا وقت شعبان میں لکھ دیا جاتا ہے۔ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ جب میری موت لکھی جائے تو میں اپنے رب کی عبادت اور عمل صالح میں ہوں۔

(10) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ لاَ يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ لاَ يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ اِسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلاَّ رَمْضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ اَكْثَرَمِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ۔

(بخاری کتاب الصوم باب صوم شعبان حدیث نمبر ۱۹۶۹، ۲۲۷، حدائق الاولیاج ۲ ص ۵۹۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اقدس ﷺ روزہ رکھتے اور اس کثرت سے رکھتے کہ ہم کہتے کہ اب روزہ نہیں چھوڑیں گے اور جب روزے سے نہیں ہوتے تو ہم کہتے کہ اب حضور روزہ نہیں رکھیں گے۔ اور میں نے رمضان کے علاوہ کسی اور مہینے کا پورا روزہ رکھتے نہیں دیکھا اور شعبان میں جس کثرت سے سرکار ﷺ روزے رکھتے اس کثرت سے کسی اور ماہ میں رکھتے نہیں دیکھا۔

(۱۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

مَنْ صَامَ مِنْ شَعْبَانَ يَومًا حَرَّمَ اللهُ جَسَدَهُ عَلَى النَّارِ وَكَانَ رَفِيْقَ يُوسُفَ فِي الْجِنَانِ وَاَعْطَاهُ اللهُ ثَوَابَ اَيُّوبَ وَدَاوُدَ فَاِنْ اَتَمَّ الشَّهْرَ كُلَّهُ هَوَّنَ اللهُ عَلَيْهِ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَدَفَعَ عَنْهُ ظُلْمَةَ الْقَبْرِ وَهُوَ مُنْكَرٌ وَنَكِيْرٍ

وَسَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ترجمہ: جو شخص ماہ شعبان میں ایک روزہ رکھے وہ جنت میں حضرت یوسف علیہ السلام کا ہمسایہ (پڑوسی) ہوگا اور اسے حضرت ایوب اور حضرت داؤد علیہما السلام جیسی عبادت کا ثواب عطا ہوگا۔ اور جو ماہ شعبان کے مکمل روزے رکھے اللہ تعالیٰ سکرات موت یعنی موت کی سختیوں سے اسے نجات عطا فرمائے گا اور وہ شخص قبر کی تاریکی اور منکر ونکیر کی دہشت وہیبت سے محفوظ ہوجائے گا۔

(نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۱۸۷ مطبوعہ المکتب الثقافی قاہرہ مصر)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ:

اَیُّ الصَّوْمِ اَفْضَلُ بَعْدَ رَمْضَانَ قَالَ شَعْبَانَ لِتَعْظِيْمِ رَمْضَانَ۔

(ترغیب وترہیب للمنذری ج ۲ ۱۱۷)

ترجمہ: یارسول اللہ رمضان شریف کے بعد کس مہینے کا روزہ زیادہ افضل ہے؟ تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شعبان کا روزہ رمضان کے بعد زیادہ فضلیت و برکت اور اجر وثواب والا ہے۔

معمولات ووظائف:

شعبان المعظم کے مہینے کے چھ معمولات حضور پرنور سیدنا حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چھٹی شریف کی نسبت سے میں آپ حضرات کے فائدے کے لئے بیان کیا جارہا ہے، ان شاء اللہ ان معمولات کو جو بھی اپنائے گا خیر وبرکت اور اجر و ثواب سے کافی حصہ پائے گا اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی وشفاعت کا حقدار بھی ہوگا۔

پہلا معمول ووظیفہ:

اس مبارک مہینہ میں خوب کثرت کے ساتھ ذکر الٰہی کریں خصوصیت کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کا ورد کریں۔ کیونکہ لا الٰہ الا اللہ ایمان کو تازہ کرنے والا ذکر ہے اور تمام ذکروں میں سب سے عمدہ اور بہترین ذکر ہے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ بہترین ذکر لا الٰہ الا اللہ ہے اور بہترین دعا الحمد للہ ہے۔

(ابن ماجہ، ج4، ص247، حدیث:3800)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَامِنَ الذِّکْرِ اَفْضَلُ مِنْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہَ۔ (مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۶۸)

ترجمہ: لا الٰہ الا اللہ سے بڑھ کر کوئی ذکر نہیں ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَامِنْ عَبْدٍ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہَ فِیْ سَاعَۃٍ مِنْ لَیْلٍ اَوْ نَہَارٍ اِلاَّ طُمِسَتْ مَافِی الصَّحِیْفَۃِ مِنَ السَّیِّئَاتِ حَتّٰی تُسْکَنَ اِلٰی مِثْلِھَا مِنَ الْحَسَنَاتِ۔

(مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۶۵، مسند ابویعلی حدیث نمبر ۵۳۹۹)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ رات اور دن کے کسی بھی گھڑی میں لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کے نامہء اعمال سے گناہوں کو مٹا کر ان کی جگہ نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ لِلّٰہِ تَبَارَکَ تَعَالٰی عُمُوْدًا مِنْ نُوْرٍ بَیْنَ یَدَیِ الْعَرْشِ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ اِھْتَزَّ ذٰلِکَ الْعُمُوْدُ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ

تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اُسْكُنْ فَيَقُوْلُ كَيْفَ اَسْكُنُ وَلَمْ تَغْفِرْ لِقَائِلِهَا فَيَقُوْلُ اِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ فَيَسْكُنُ عِنْدَ ذٰلِكَ۔

(مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۶۵، کشف الاستار حدیث نمبر ۳۰۶۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عرش الٰہی کے سامنے اللہ رب العزت نے نور کا ایک ستون بنایا ہے۔ جب بندہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے تو وہ ستون ہلنے لگتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے فرماتا ہے ٹھہر جا، وہ عرض کرتا ہے نہیں مولیٰ جب تک تو لا الٰہ الا اللہ کہنے والے کو بخش نہ دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اس کی بخشش کر دی ہے تب جا کر وہ ستون ٹھہر جاتا ہے۔

دوسرا معمول ووظیفہ:

روزے رکھیں۔ کیونکہ آقا کریم ﷺ نے اس ماہ مبارک میں بکثرت روزے رکھے ہیں جیسا کہ گذشتہ صفحات میں اس کا بیان احادیث پاک کی روشنی میں ہو چکا ہے۔

تیسرا معمول ووظیفہ:

قرآن شریف کی خوب تلاوت کریں۔ جس طرح صحابہ کرام اس ماہ مبارک کے آتے ہی قرآن کریم کی تلاوت کی طرف لپک پڑتے۔ حضور اکرم نور مجسم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے: اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهُ يَاْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهٖ۔ قرآن کی تلاوت کیا کرو کیونکہ قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرتا ہوا آئے گا۔

(مسلم ج ۱ ص ۵۵۳ حدیث نمبر ۸۰۴، سنن الدارمی ج ۲ ص ۵۴۳ حدیث نمبر ۳۳۹۱)

چوتھا معمول ووظیفہ:

اس مبارک مہینہ میں اپنے مرحومین کے نام ایصال ثواب، قرآن خوانی اور فاتحہ خوانی کرائیں۔ کیونکہ اس عمل سے اللہ تعالیٰ ایصال ثواب کرنے والوں کو بھی اور ان مرحومین کو بھی اجر وثواب عطا فرماتا ہے جن کے نام ایصال ثواب کیا گیا ہے۔

حضرت علی شیر خدا مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صاحب لولاک ﷺ نے فرمایا: مَنْ مَرَّ عَلَى الْمَقَابِرِ وَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اِحْدٰى عَشَرَةَ مَرَّةً ثُمَّ وَهَبَ اَجْرَهُ لِلْاَمْوَاتِ اُعْطِيَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْاَمْوَاتِ۔

(کنز العمال ج ۵ ص ۶۵۵، فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۰۲)

ترجمہ: جو شخص قبرستان سے گذرے اور گیارہ بار قل ھو اللہ احد پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو بخش دے تو اسے مردوں کی تعداد کے برابر اجر وثواب عطا کیا جائے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ اِلَّا كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِيْقٍ فَاِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلُ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَاِنَّ هَدِيَّةَ الْاَحْيَاءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ اَلْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ۔ (مشکوۃ ص ۲۰۶)

ترجمہ: قبر میں میت کی مثال ڈوبنے والے اور فریاد کرنے والے کی طرح ہے، جس کو اپنے ماں باپ، بھائی یا دوست کی دعا کا انتظار رہتا ہے (یعنی اس بات کا انتظار بڑی شدت سے کرتا ہے کہ اس ماں باپ یا بھائی اور دوست واحباب میں سے کوئی اس کے لئے دعائے مغفرت کر دے، جس طرح دریا یا تالاب میں ڈوبنے والا آدمی اس بات کا انتظار کرتا ہے کہ

کوئی آئے اور اس کو ڈوبنے سے بچا لے) جب اسے دعا پہنچتی ہے تو وہ دعا اس کو دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے محبوب ہوتی ہے۔ بے شک دنیا والوں کی دعا سے قبر والوں کو پہاڑوں کے برابر اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔ اور بے شک زندوں کی طرف سے بہترین تحفہ قبر والوں کے لئے دعا اور استغفار کرنا ہے۔

پانچواں معمول ووظیفہ:

اس مبارک ماہ میں اپنے لئے اور اپنے مرحومین والدین اور رشتہ داروں کی طرف سے صدقہ وخیرات کریں، غریبوں فقیروں کو کھانا کھلائیں تا کہ مرحومین کو اس کا ثواب ملے اور صدقہ کی برکت سے قبر کی عذاب سے انہیں نجات ملے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

اِذَا تَصَدَّقَ اَحَدُكُمْ بِصَدَقَةٍ تَطَوُّعًا فَلْيَجْعَلْهَا عَنْ اَبَوَيْهِ فَيَكُوْنُ لَهُمَا اَجْرُهَا وَلَا يُنْقَصُ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا۔

(مجمع الزوائد ج ۳ ص ۲۵۳، المعجم الاوسط حدیث نمبر ۷۷۲۴)

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی نفلی صدقہ کرے تو اپنے والدین کی طرف سے کرے کیونکہ اس کا ثواب دونوں کو ملے گا اور صدقہ کرنے والے کے اجر وثواب میں کوئی کمی بھی نہیں ہوگی۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مَامِنْ اَهْلِ بَيْتٍ يَمُوْتُ مِنْهُمْ مَيِّتٌ فَيَتَصَدَّقُوْنَ عَنْهُ بَعْدَ مَوْتِهٖ اِلاَّ اَهْدَاهَا لَهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى طَبَقٍ مِّنْ نُوْرٍ ثُمَّ يَقِفُ عَلٰى شَفِيْرِ الْقَبْرِ فَيَقُوْلُ يَاصَاحِبَ الْقَبْرِ الْعَمِيْقِ هٰذِهٖ هَدِيَّةٌ اَهْدَاهَا اِلَيْكَ اَهْلُكَ فَاقْبَلْهَا فَيَدْخُلُ عَلَيْهِ فَيَفْرَحُ بِهَا وَيَسْتَبْشِرُ وَيَحْزَنُ جِيْرَانُهُ الَّذِيْنَ لَايُهْدَىٰ اِلَيْهِمْ شَيْءٌ۔

(مجمع الزوائد ج ۳ ص ۲۵۳، المعجم الاوسط حدیث ج ۷ ص ۲۶۰ نمبر ۶۵۰۲)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کے گھر والوں سے کوئی آدمی فوت ہوجائے اور وہ اس کی طرف سے صدقہ کرتا ہے تو اس صدقہ کو حضرت جبرئیل علیہ السلام نورانی تھال میں رکھ کر قبر کے کنارے کھڑے ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں: اے گہری قبر میں رہنے والا! یہ تحفہ تیرے گھر والوں نے تیری طرف بھیجا ہے، اسے قبول کرلو۔ تو میت اس ہدیہ کو پاکر خوش ہوتا ہے اور اس کے وہ پڑوسی غمگین و مایوس ہوجاتے ہیں جن کی طرف کوئی ہدیہ نہیں بھیجا گیا۔

چھٹا معمول ووظیفہ:

یہ شعبان المعظم کا پیارا اور بابرکت مہینہ ہے جس کے بارے میں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: شَعْبَانُ شَهْرِی ۔شعبان کا مہینہ میرا مہینہ ہے اس لئے اس بابرکت مہینہ، رسول میں عشق نبی میں ڈوب کر خوب کثرت کے ساتھ درود شریف کا نذرانہ سرکار کی بارگاہ ناز پیش کریں کیونکہ اس کے بے شمار فائدے اور برکتیں اور فضیلتیں ہیں۔

حضرت سعید بن عمیر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِنْ أُمَّتِي مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ صَلاَةً وَ ا حِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ۔

(تنبیہ الغافلین ص ۲۳۱)

میری امت سے جو شخص سچے دل سے مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، دس درجے بلند فرماتا ہے اور اس کے دس گناہوں کو مٹادیتا ہے۔

پچھلے باب میں درود شریف کی فضیلت پر احادیث پاک معطر گلدستہ پیش کیا جاچکا ہے، اس

کی کی خوشبو سے قلب وجگر اور دماغ وروح کو خوشبودار کرنا چاہئے۔

مخصوص وظیفہ:

احادیث کریمہ کی روشنی میں آپ کے آسانی کے لئے اس مبارک مہینے میں کئے جانے والے چھ وظائف ومعمولات حضور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی چھٹی شریف کی نسبت سے بیان کردئے ہیں جن پر عمل کرنے والا یقینا دنیا وآخرت میں بے شمار بھلائیوں اور اجروثواب کا حقدار ہوگا۔ اب آئے اس ماہ کا ایک خاص وظیفہ سماعت کریں۔

توریت میں ہے کہ جو شخص شعبان المعظم میں ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ.'' کا ورد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہء اعمال میں ہزار سال کی عبادت درج فرمادیتا ہے، ہزار برس کے گناہ معاف فرمادیتا ہے اور وہ اپنی قبر سے اس حالت میں باہر آئے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح منور ہوگا۔ نیز وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں صدیقین میں شمار ہوگا۔

(نزہۃ المجالس مترجم ج ا ص ۱۸۹ مطبوعہ المکتب الثقافی قاہرہ مصر)

درود ابراہیمی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

تیسرا باب:

شب براءت کی فضیلت:

گذشتہ ابواب صفحات میں خوبصورت انداز دلائل کی روشنی میں ماہ شعبان المعظم کی فضیلت واہمیت بیان کی جاچکی ہے، جسے پڑھ سن کر بلاشبہ مسلمانوں کی روح جھوم اٹھتی ہے اور انہیں اس ماہ میں کثرت سے عبادت و ریاضت اور حسن اعمال کا جذبہ پیدا ہوجاتا ہے۔ اب اس مبارک مہینہ کی ایک اہم اور بہت اہمیت کے حامل کڑی شب براءت کی فضیلت اور قدر و منزلت کے حوالے سے کچھ جاننے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ ہمارے دلوں میں مزید نیکی کی تڑپ پیدا ہو۔

سب سے بڑی فضیلت:

شعبان المعظم کی بہت فضیلتوں سے ہم آگاہ ہوچکے ہیں، اس مقدس مہینے کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ اس ماہ کی پندرہویں تاریخ کو ایک ایسی رات ہے جسے برکتوں کی رات کہتے ہیں، رحمتوں کی رات کہتے ہیں، بخشش کی رات کہتے ہیں، نجات کی رات کہتے ہیں یعنی شب برات کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

حٰمٓ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ۔ (الدخان ۱۔۵)

ترجمہ: قسم اس روشن کتاب کی، بے شک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا، بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں۔ اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام، ہمارے پاس کے حکم سے بے شک ہم بھیجنے والے ہیں۔ (کنز الایمان)

شب براءت کیا ہے؟

شب براءت یہ وہ رات ہے جس میں برکتیں نازل ہوتی ہیں، یہ وہ رات ہے جس میں اہم امور کا فیصلہ بارگاہ رب العزت سے ہوتا ہے، یہ وہ رات ہے جس میں انسان کی تقدیر کا فیصلہ ہوتا ہے، یہ وہ رات ہے جس میں قسمت جگائی جاتی ہے، یہ وہی رات ہے جس میں اعمال سنوارے جاتے ہیں، یہ وہ رات ہے جس میں رحمت کے خزانے لٹائے جاتے ہیں، یہ وہ رات ہے جس میں نصیبہ چمکایا جاتا ہے، یہ وہ رات ہے جس میں رحمت کی صدائیں آتی ہیں، یہ وہ رات ہے جس میں خدا اپنے بندوں کی طرف اپنی خاص رحمتوں اور تجلیوں کے ساتھ نظر کرم فرماتا ہے اور اپنے بندوں کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

بھلائی کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں:

عَنْ عَائِشَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَفْتَحُ اللهُ الْخَيْرَ فِي اَرْبَعٍ لَيَالٍ لَيْلَةِ الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ وَلَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانِ يُنْسَخُ فِيْهَا الْاٰجَالُ وَالْاَرْزَاقُ وَيُكْتَبُ فِيْهَا الْحَاجُّ وَفِي لَيْلَةِ عَرَفَةَ اِلَى الْاَذَانِ۔

(درمنثور ج ۱۳ ص ۲۵۵ مطبوعہ مرکز ھجر للبحوث الاسلامیہ)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ چار راتوں میں خیر و بھلائیاں کھول دیتا ہے(۱) بقرعید کی رات، (۲) عید الفطر کی رات، (۳) پندرہویں شعبان کی رات یعنی شب برات میں۔ جس میں موت ورزق کا فیصلہ کیا جاتا ہے، اس میں اس بات کا بھی فیصلہ کیا جاتا ہے جو اس سال حج کرے گا اور (۴) عرفہ کی رات یعنی نویں ذی الحجہ کی رات۔ (ان چار راتوں میں اللہ رب العزت بھلائیوں کے دروازے اپنے بندوں کے لئے کھول دیتا ہے۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ دُفِعَ إِلَى مَلَكِ الْمَوْتِ صَحِيْفَةٌ فَيُقَالُ اِقْبِضْ مَنْ فِي هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ فَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَغْرِسُ الْغِرَاسَ وَيَنْكِحُ الْأَزْوَاجَ وَيَبْنِي الْبُنْيَانَ وَإِنَّ اِسْمَهُ قَدْ نُسِخَ فِي الْمَوْتَى۔

(درمنثور ج ۱۳ ص ۲۵۵)

ترجمہ: حضرت عطا ابن یسار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ جب پندرہویں شعبان کی رات ہوتی ہے تو ملک الموت کو ایک صحیفہ (رجسٹر) میں درج ہے اس کی جان قبض کر لے۔ ایک آدمی بستر لگا تا ہے، عورتوں سے شادی کرتا ہے، عمارتیں بناتا ہے جبکہ اس کا نام مردوں میں لکھا جا چکا ہوتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تُقْضَى الْأَقْضِيَةُ كُلُّهَا لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَ تُسَلَّمُ أَرْبَابَهَا لَيْلَةَ السَّابِعِ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

(روح البیان ج ۲۵ ص ۱۵۶، معالم التنزیل ج ۴ ص ۷۴)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی رات کو معاملات کے فیصلے فرماتا ہے اور ستائیس رمضان یعنی شب قدر میں ان فیصلوں کو ان کے اصحاب کے سپرد کر دیتا ہے۔

رحمت و بخشش کی رات:

شب براءت کی ایک عظیم خصوصیت و فضیلت یہ ہے کہ جیسے ہی یہ رات اپنی تمام تر جلوہ سامانیوں کے ساتھ اپنی بے شمار برکتوں کے ساتھ رونق افروز ہوتی ہے تو رب کی جانب سے رحمتوں کا نزول ہونے لگتا ہے، بخشش و مغفرت کا اعلان عام ہونے لگتا ہے۔ چنانچہ میرے

آقا کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ اللہَ یَرْحَمُ اُمَّتِی ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ بِعَدَدِ شَعْرِ اَغْنَامِ بَنِی کَلْبٍ۔

(حاشیۃ الصاوی ج ۳ ص ۴۵۹)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اس رات میں میری امت پر قبیلہ ء بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ فَقَدْتُّ النَّبِیَّ ﷺ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَخَرَجْتُ اَطْلُبُہٗ فَاِذَا ھُوَ بِالْبَقِیْعِ رَافِعٌ رَاسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ فَقَالَ یَاعَائِشَۃُ اَکُنْتِ تَخَافِیْنَ اَنْ یَّحِیْفَ اللہُ عَلَیْكِ وَرَسُوْلُہٗ؟ قَالَتْ قَدْ قُلْتُ وَمَا بِیْ ذٰلِكَ وَلٰکِنْ ظَنَنْتُ اَنْ اَتَیْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ اِنَّ اللہَ تَعَالٰی یَنْزِلُ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیَغْفِرُ لِاَکْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ کَلْبٍ۔

(ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۳۸۹، ترمذی حدیث نمبر ۷۳۹، غنیۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۹۱، تفسیر قرطبی ج ۱۶ ص ۱۲۷)

ترجمہ: ام المؤمنین، زوجہء سید المرسلین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، آپ فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو گم پایا (یعنی اس رات میں نے حضور کو اپنے بستر پر نہیں پایا) میں سرکار کی تلاش میں باہر نکلی تو میں نے دیکھا کہ حضور جنت البقیع قبرستان میں تشریف فرما ہیں۔ جب حضور کی نظر مجھ پر پڑی تو فرمایا اے عائشہ کیا تم کو اس بات کا خطرہ تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے؟ میں نے عرض کی یارسول اللہ میرا گمان یہ نہیں تھا بلکہ میں نے یہ گمان کیا تھا کہ شاید آپ اپنی دوسری ازواج کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل پندرہویں شعبان کی رات (شب برات میں) آسمان دنیا کی طرف (اپنی

شان کے مطابق) نازل ہوتا ہے اور قبیلہء بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے زیادہ لوگوں کے گناہ معاف فرمادیتا ہے۔

وضاحت:

اس حدیث پاک سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔(۱) شب برات بہت عظمت و فضیلت والی اور مخصوص رات ہے۔(۲) معلوم ہوا کہ مبارک راتوں میں قبروں کی زیارت کرنا مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کرنا یہ ہمارے پیارے آقا ﷺ کی سنت ہے اور یہی وجہ ہے کہ پوری دنیائے سنیت میں مسلمان شب برات میں اپنے آقا کی اس مبارک سنت پر عمل کرتے ہوئے قبرستان جاتے ہیں قبروں کی زیارت کرتے ہیں اور تمام سنی مرحومین کے لئے مغفرت و بخشش کی دعا کرتے ہیں۔(۳) اس رات میں اتنے گنہگاروں کی بخشش کردی جاتی ہے کہ اس کا شمار نہیں کیا جاسکتا ہے۔

صدائے رحمت:

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُومُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا نَهَارَهَا فَاِنَّ اللهَ يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوبِ الشَّمْسِ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ اَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهُ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَهُ اَلَا مِنْ مُبْتَلٍ فَاُعَافِيَهِ اَلَا كَذَا اَلَا كَذَا حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ۔

(ابن ماجہ ص ۹۹ حدیث نمبر ۱۳۸۸، شعب الایمان حدیث نمبر ۳۸۲۲)

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب، شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اقدس ﷺ نے فرمایا: جب پندرہویں شعبان کی رات ہوتو اس رات میں قیام کرو، نفلی نمازیں پڑھو اور اس کے دن میں روزہ رکھو۔ کیونکہ اللہ سبحانہ اس رات میں آفتاب ڈوبنے سے آسمان دنیا کی طرف نازل ہوتا ہے اور فرماتا ہے سنو کوئی بخشش

طلب کرنے والا ہے جسے میں بخش دوں؟ کوئی رزق اور روزی کا طلبگار ہے جسے میں رزق عطا کروں؟ کوئی مصیبت میں پھنسا ہوا ہے جس کو میں مصیبت اور بلا سے چھٹکارا دں؟ سنو کوئی ہے فلاں حاجت والا، فلاں ضرورت ہوا؟ یہاں تک کہ صبح صادق نمودار ہوجاتی ہے۔

وضاحت:

معلوم ہوا کہ شب برات اتنی عظیم اور مبارک رات ہے کہ جس میں خود اللہ رب العزت اپنی رحمت وکرم کے ساتھ اپنے بندوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اپنے گنہگار بندوں کے گناہوں کو معاف فرمادتیا ہے۔ بندے اس رات میں اپنے معبود سے جو مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ہر حاجت وضرورت کو پوری فرمادیتا ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا كَانَ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَنْزِلُ فِيْهَا اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا نَادىٰ مُنَادٍ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَلَهُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَاُعْطِيَهِ فَلاَ يَسْاَلُ اَحَدٌ اِلاَّ اُعْطِيَ اِلاَّ زَانِيَةٌ بِفَرْجِهَا اَوْ مُشْرِكٌ۔

(درمنثور ج ۵ ص ۷۴۲، شعب الایمان ج ۳ ص ۳۸۳ حدیث نمبر ۳۸۳۶)

ترجمہ: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب پندرہویں شعبان کی رات آتی ہے یعنی شب برات تو ایک منادی ندا کرتا ہے، ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ کوئی بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اسے بخش دوں، کوئی سائل ہے کہ میں اس کا سوال پورا کردوں، اس کی مرادیں پوری کردوں۔ اللہ تعالیٰ ہر سائل اور منگتے کے دامن کو مرادوں سے بھر دیتا ہے مگر فاحشہ (رنڈی) اور شرک کرنے والا یعنی اللہ کے سوا کسی اور جھوٹے معبود مثلا بت پتھر درخت اور ندی پہاڑ وغیرہ کی عبادت کرنے والے کو اس رات میں بھی اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرماتا ہے۔

آزادی کی رات:

شب برات کی ایک خاص فضیلت یہ ہے کہ اس رات میں اللہ جل شانہ اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے بے شمار گنہگاروں کو جہنم سے آزاد فرما دیتا ہے۔

حضرت کعب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں:

اِنَّ اللہَ تَعَالیٰ یَبْعَثُ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ جِبْرِیْلَ علیہ السلام اِلَی الْجَنَّۃِ فَیَاْمُرُہٗ اَنْ تَتَزَیَّنَ وَیَقُوْلُ اِنَّ اللہَ تَعَالیٰ قَدْ اَعْتَقَ فِیْ لَیْلَتِکَ ھٰذِہٖ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَعَدَدَ اَیَّامِ الدُّنْیَا وَلَیَالِیْھَا وَعَدَدَ وَرْقِ الشَّجَرِ وَزِنَۃِ الْجِبَالِ وَعَدَدِ الرِّمَالِ۔

(لطائف المعارف لابن رجب حنبلی ص ۳۲۸، ماذا فی شعبان ص ۸۷)

ترجمہ: اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کو پندرہویں شعبان کی رات یعنی شب براءت میں جنت میں بھیجتا ہے جب حضرت جبریل علیہ السلام اللہ عزوجل کے حکم سے جنت میں جاتے ہیں تو جنت کو آراستہ ہونے کا حکم دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس رات میں آسمان کے ستاروں کی تعداد، دنیا کے دن ورات کی تعداد، درختوں کی تعداد، پہاڑوں کے وزن اور ریت کی تعداد کے برابر آزادی عطا فرماتا ہے۔

اور حدیث پاک میں ہے:

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْھَا قَالَتْ رَأَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ سَاجِدًا یَدْعُوْ فَیَنْزِلُ جِبْرِیْلُ فَقَالَ اِنَّ اللہَ قَدْ اَعْتَقَ مِنَ النَّارِ اللَّیْلَۃِ بِشَفَاعَتِکَ ثُلُثَ اُمَّتِکَ فَزَادَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِی الدُّعَا فَنَزَلَ جِبْرِیْلُ فَقَالَ اِنَّ اللہَ یُقْرِئُکَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ اَعْتَقْتُ نِصْفَ اُمَّتِکَ مِنَ النَّارِ فَزَادَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِی الدُّعَاءِ فَنَزَلَ جِبْرِیْلُ وَقَالَ اِنَّ اللہَ اَعْتَقَ جَمِیْعَ اُمَّتِکَ مِنَ النَّارِ اِلَّا مَنْ کَانَ لَہٗ خَصْمٌ حَتّٰی

يَرْضٰى خَصْمُهُ فَزَادَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الدُّعَاءِ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ عِنْدَ الصُّبْحِ وَقَالَ إِنَّ اللهَ قَدْ ضَمِنَ لِخُصَمَاءِ أُمَّتِكَ أَنْ يُرْضِيَهُمْ بِفَضْلِهِ وَرَحْمَتِهِ فَرَضِيَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

(روح البیان ج۸ ص۴۴۹)

ترجمہ: ام المؤمنین زوجہء سید المرسلین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پندرہویں شعبان کی رات میں نے نبی اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور سجدے میں ہیں اور دعائیں کر رہے ہیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ نے آج رات آپ کی شفاعت سے آپ کی ایک تہائی امت کو جہنم سے آزاد فرما دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دعا کرنے لگے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام پھر حاضر دربار اقدس ہوئے اور خدا کا پیغام سناتے ہوئے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور آپ اللہ نے آپ کی آدھی امت کو دوزخ سے آزاد فرما دیا ہے۔ ابھی اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا بند نہیں کی بلکہ پہلے سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرنے لگے۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام خدا کا حکم لیکر بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کی تمام امت کو آزاد فرما دیا ہے۔ سوائے اس کے جس کا کسی سے جھگڑا ہو اور آپس میں دشمنی ہو یہاں تک کہ وہ راضی ہو جائے اور آپس میں صلح کرلیں۔ جب پیغام خداوندی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنا پھر بھی آپ کے دل کو قرار نہیں ملا کیونکہ اب بھی حضور کی امت کے وہ لوگ بخشش سے محروم ہیں جن کے بیچ جھگڑا ہے۔ اس لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا میں مصروف ہو گئے۔ صبح تک حضور دعا کرتے رہے اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام سرکار اقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس بات کی ضمانت لے لی ہے کہ آپ کی امت کے وہ لوگ جن کے بیچ جھگڑا ہو اور ناراضگی ہو انہیں اپنے فضل و رحمت سے راضی اور صلح کرا دے گا۔ یہ پیغام سن کر حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوش ہوئے۔

چوتھا باب:
شب براءت شب عبادت:

شب براءت کی فضیلت و برکت ملاحظہ کرنے کے بعد۔اب شب براءت میں کی جانے والی کی عبادت و بندگی اور اس کی فضیلت اور اس پر ملنے والے اجر وثواب بھی ملاحظہ کرتے چلیں اور تہیہ کرلیں کہ ان شاء اللہ اس رات کو اللہ تعالی کی عبادت و بندگی میں گذاریں گے اور یہ بھی دعا کریں کہ اس رات کی عبادت کے صدقے اللہ تعالی ہمیشہ اپنی عبادت کی توفیق بخشے۔

پہلے یہ بیان ہو چکا ہے کہ پیارے آقا ﷺ نے اس رات کی عبادت کے بارے میں فرمایا:

اِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُومُوا لَیْلَھَا۔

یعنی جب شب براءت پاؤ تو اس شب میں قیام کا اہتمام کرو یعنی نفل نمازیں پڑھو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ شب براءت میں جب حضور اقدس ﷺ مدینہ منورہ کی قبرستان جنت البقیع میں اپنی امت کے مومن مرد وعورت کی بخشش ومغفرت کی دعا سے فارغ ہوئے تو میرے حجرہ میں حضور تشریف لائے، پھر اپنے کپڑے اتار دئے اور مجھ سے فرمایا:

یَا عَائِشَۃُ اَتَأْذِنِیْنَ لِی فِی الْقِیَامِ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ فَقُلْتُ نَعَمْ بِاَبِی وَاُمِّی۔ فَقَامَ فَسَجَدَ لَیْلاً طَوِیْلاً حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ قَدْ قُبِضَ فَقُمْتُ اَلْتَمِسُہٗ وَوَضَعْتُ یَدِی عَلٰی بَاطِنِ قَدَمَیْہِ تَتَحَرَّکُ وَ سَمِعْتُہٗ یَقُولُ فِی سُجُوْدِہٖ "اَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عُقُوبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِرَضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ جَلَّ وَجْھُکَ لاَ اُحْصِی ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ" فَلَمَّا اَصْبَحَ ذَکَرْتُھُنَّ لَہٗ

فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ تَعَلَّمْتِیْھِنَّ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ! فَقَالَ تَعَلَّمِیْھِنَّ وَعَلِّمِیْھِنَّ ۔فَإِنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلَّمَنِیْھِنَّ وَاَمَرَنِی اُرَدِّدُھُنَّ فِی السُّجُوْدِ۔

(درمنثور ج ۵ ص ۷۴۱)

ترجمہ: اے عائشہ! کیا تو اس مبارک رات میں مجھے اجازت دیتی ہے کہ اپنے رب کی عبادت کروں؟ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ ضرور اپنے رب کی عبادت و بندگی کریں۔ پھر سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک طویل (لمبا) سجدہ کیا، یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ کہیں سرکار کی روح قبض تو نہیں ہوگئی؟ اتنا لمبا سجدہ حضور نے کیا۔ تو میں حضور کو چھو کر جائزہ لینے لگی اور میں نے اپنا ہاتھ حضور کے قدموں کے تلووں پر رکھ دیا تو حضور کے جسم میں حرکت محسوس کی۔ تب جا کر مجھے خوشی ہوئی۔ اور اسی وقت میں نے سنا کہ حضور سجدے میں یہ دعا کر رہے تھے:

اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ"

یعنی: اے اللہ! میں تیری معافی کے ساتھ تیری سزا سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور تیری رضا کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں تیرے عذاب سے۔ تیری ذات بڑی عظمت والی ہے۔ میں تیری ویسی تعریف وثنا تو نہیں کر سکتا جیسی تو نے خود اپنی تعریف وثنا کی ہے۔ پھر جب صبح ہوئی تو میں نے اس دعا کا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو فرمایا: اے عائشہ! ان کو سیکھ لو اور دوسروں کو بھی سیکھاؤ۔ اس لئے کہ مجھے یہ دعا جبریل علیہ السلام نے بتائے ہیں اور مجھے اشارہ دیا ہے کہ سجدے میں یہ بار بار کروں۔

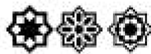
اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور

اقدس ﷺ کا شب براءت میں اللہ رب العزت کی عبادت و بندگی اور دعاؤں کا عالم یہ تھا کہ:

فَمَازَالَ ﷺ قَائِمًا وَ قَاعِدًا حَتّٰی اَصْبَحَ وَقَدْ اِصْعَدَتْ قَدَمَاہُ وَاَنَا اَغْمِزُھَا وَاَقُوْلُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَلَیْسَ قَدْ غَفَرَ اللہُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ اَلَیْسَ اَلَیْسَ ؛ صبح تک حضور ﷺ نماز میں کھڑے ہوتے اور بیٹھتے یہاں تک آپ کے مبارک پاؤں سوج گئے۔ میں حضور کے پاؤں کو دباتی ہوئی عرض کرنے لگی میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا اللہ تعالی نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف نہیں فرمادئے؟ کیا ایسا نہیں ہے کیا ایسا نہیں ہے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا: یَا عَائِشَۃُ اَفَلاَ اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا ؛ اے عائشہ کیا میں عبادت کر کے اپنے رب کا شکر گذار بندہ نہ بنوں؟۔

(غنیۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۹۰)

سبحان اللہ! میرے آقا کریم ﷺ جو تمام گناہوں سے پاک و صاف ہیں بلکہ آپ کے صدقہ و طفیل آپ کے اگلوں اور پچھلوں کی بھی مغفرت کردی گئی ہے آپ کی شب براء ت میں شب بیداری اور عبادت و بندگی کا عالم یہ ہے کہ پوری رات صبح تک اللہ کی عبادت کرتے، بندگی کرتے۔ کبھی قیام میں تو کبھی قعود میں اور کبھی سجدے میں۔ اس طرح حضور خداوند قدوس کی عبادت و بندگی شب براءت میں کیا کرتے تھے۔ اور اس طرح اپنے رب کا شکر گذاری کرتے۔ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ عبادت و بندگی کرنا، تلاوت و دعا کرنا اور شب بیداری کرنا یہ شکر گذار بندوں کی پہچان اور نشانی ہے۔



جنت واجب:

نبی اکرم ،نور مجسم ،سید عرب وعجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ اَحْيَا اللَّيَالِيَ الْخَمْسَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ لَيْلَةَ التَّرْوِيَةِ وَلَيْلَةَ عَرَفَةَ وَلَيْلَةَ النَّحْرِ وَلَيْلَةَ الْفِطْرِ وَلَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ۔

(روح البیان ج ۸ ص ۴۴۸)

ترجمہ: جو پانچ راتوں میں جاگ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی کرے اور اس کے ذکر میں ان راتوں کو گذار دے تو اس کے لئے جنت واجب ہے۔(۱) عرفہ یعنی آٹھویں ذی الحجہ کی رات (۲) ترویہ یعنی نویں ذی الحجہ کی رات (۳) دسویں ذی الحجہ کی رات (۴) عید الفطر کی رات (۵) اور پندرہ شعبان کی رات یعنی شب براءت۔

شب براءت میں کتنی رکعتیں پڑھی جائیں:

احادیث مبارکہ کی روشنی میں پڑھ چکے ہیں کہ شب براءت میں عبادت و بندگی اور شب بیداری کی بڑی فضیلت ہے۔اب آئیے ہم آپ کو احادیث اور بزرگوں کے فرمان و معمولات کی روشنی میں نفلی عبادت اور نمازوں کی رکعتوں کی تعداد فضیلت کے ساتھ بتاتے ہیں۔

سو رکعت نفل نماز:

علامہ اسمٰعیل حقی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ احیاء العلوم کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں: شب براءت میں سو رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔اور ہر دو رکعت پر سلام پھیر دے۔یا نہیں تو دس رکعت

اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سو بار سورہ اخلاص پڑھے۔

(روح البیان ج ۸ ص ۴۴۷)

فضیلت سو رکعت:

حضور رحمت عالم ﷺ نے فرمایا: مَنْ صَلّٰی فِیْهَا مِائَةَ رَكْعَةٍ اَرْسَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَیْهِ مِأَةَ مَلَكٍ ثَلاَثُونَ یُبَشِّرُوْنَهُ بِالْجَنَّةِ وَ ثَلاَثُونَ یُؤَمِّنُونَهُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَثَلاَثُونَ یَدْفَعُونَ عَنْهُ آفَاتِ الدُّنْیَا وَعَشَرَةٌ یَدْفَعُونَ عَنْهُ مَكَائِدَ الشَّیْطٰنِ۔

(حاشیۃ الصاوی ج ۳ ص ۵۹ ۳، روح البیان ج ۸ ص ۴۴۷، تفسیر کبیر ج ۲۷ ص ۲۳۹)

ترجمہ: جو شب براءت میں سو رکعت پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف سو فرشتوں کو بھیجتا ہے۔ تیس فرشتے اس شخص کو جنت کی خوش خبری دیتے ہیں، تیس اسے دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھتے ہیں، تیس اس سے دنیاوی آفتوں اور بلاؤں کو دور کرتے ہیں اور دس فرشتے اس سے شیطان کے مکر وفریب کو دور کرتے رہتے ہیں۔

کرم ہی کرم:

حضرت علی شیر خدا، مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! شعبان کی پندرہویں رات (شب براءت) میں جو سو رکعت نفل نماز اس ترتیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور قل ھو اللہ احد گیارہ بار، تو اے علی! جو بندۂ مومن یہ نماز اس ترتیب سے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی ہر وہ ضرورت پوری فرمادے گا جو وہ اللہ تعالیٰ سے اس رات میں طلب کرے گا۔

وَیَبْعَثُ اللّٰهُ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَكٍ یَكْتُبُونَ لَهُ الْحَسَنَاتُ وَیَمْحُوْنَ عَنْهُ

السَّيِّئَاتِ وَيَرْفَعُوْنَ لَهُ الدَّرَجَاتِ اِلٰى رَأْسِ السَّنَةِ وَيَبْعَثُ اللهُ فِيْ جَنَّاتِ عَدْنٍ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ وَ سَبْعَمِأَةِ اَلْفٍ ۔يَبْنُوْنَ لَهُ الْمَدَائِنَ وَالْقُصُوْرَ وَيَغْرِسُوْنَ لَهُ الْاَشْجَارُ مَالاَ عَيْنٌ رَأَتْ وَلاَ اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلاَ خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ الْمَخْلُوْقِيْنَ ۔وَاِنْ مَاتَ مِنْ لَيْلَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّحُوْلَ الْحَوْلُ مَاتَ شَهِيْدًا ۔ وَيُعْطِيْهُ اللهُ بِكُلِّ حَرْفٍ مِنْ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ فِيْ لَيْلَتِهٖ سَبْعِيْنَ حُوْرَاءَ ۔

(روح البیان ج ۸ ص ۴۴۸)

ترجمہ: اور اللہ رب العزت ستر ہزار فرشتے اس کیطرف بھیجے گا جو اس کے لئے نیکیاں لکھیں گے اور کی خطائیں مٹائیں گے اور سال بھر اس کے درجات بلند کرتے رہیں گے۔اور جنات عدن میں سات لاکھ ستر ہزار فرشتے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکم سے شہر اور محلات تعمیر کریں گے اور اس کے لئے ایسے درخت لگائیں گے جنھیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا، نہ کان نے سنا ہوگا اور نہ کسی مخلوق کے ذہن و دماغ میں ان کا خیال تک گذرا ہوگا۔اور اگر سال گذرنے سے پہلے اسی رات میں اس کا انتقال ہوجائے تو شہادت کی موت پا کر دنیا سے جائے گا۔اور اللہ تعالیٰ سورہ اخلاص کے ہر حرف کے بدلے ستر حوریں عطا فرمائے گا۔

اللہ اکبر! شب براءت کی صرف ایک رات کی عبادت و بندگی کی اتنی بڑی فضیلت وعظمت ہے کہ اللہ رب العزت اس رات میں عبادت و بندگی کرنے والوں پر انعام و اکرام کی اتنی بارش فرماتا ہے کہ اس کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا ہے،اس بارش رحمت میں گنہگاروں کے گناہوں کے تمام میل کچیل دھل جاتے ہیں، دلوں کی کدورتیں ختم ہو جاتی ہیں اور دنیا و آخرت کی کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ ان کے لئے جنت کے باغوں میں پیڑ لگائے جاتے ہیں، جنت کے مخصوص درجہ جنت عدن میں سونے اور چاندی کے خوبصورت محل اور شہر تعمیر کردئے جاتے ہیں۔ جب نفلی عبادت کی اتنی بڑی فضیلت ہے تو ذرا سوچئے پانچوں وقت کی فرض نمازوں کی فضیلت کا عالم کیا ہوگا۔

ستر رحمت کی نظر:

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

شب براءت میں سو رکعت نفل نماز پڑھی جائے اور ایک ہزار مرتبہ سورہ اخلاص۔ یعنی ہر رکعت میں دس، دس بار فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھی جائے۔ اس نماز کو صلاۃ الخیر کہتے ہیں۔

فضیلت:

اس نماز کی فضیلت کے بارے میں حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے تیس سے زیادہ صحابہ کرام نے یہ حدیث بیان فرمایا ہے کہ:

مَنْ صَلّٰی هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ نَظَرَ اللهُ اِلَیْهِ سَبْعِیْنَ نَظْرَةً وَقَضٰی لَهٗ بِکُلِّ نَظْرَةٍ سَبْعِیْنَ حَاجَةً اَدْنَاهَا الْمَغْفِرَةُ۔

(غنیۃ الطالبین ج ۱ ص ۲۰۸، روح البیان ج ۸ ص ۴۴۸)

ترجمہ: جو شخص شب براءت میں یہ نماز پڑھے گا اللہ رب العزت اس کی جانب ستر بار نظر رحمت فرمائے گا اور ہر نظر کے بدلے اس کی ستر حاجتیں اور ضرورتیں پوری فرمائے گا جن میں ادنیٰ حاجت مغفرت ہے۔

دو رکعت نفل نماز کا اجر:

عام رات ہو یا کوئی مخصوص رات اگر بندۂ مومن خلوص دل سے، خشوع و خضوع کے ساتھ رب کی عبادت و بندگی کرتا ہے تو اللہ رب العزت اسی عبادت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرماتا ہے اگر چہ دو ہی رکعت کیوں نہ ہو۔ کیونکہ دو رکعت جو اخلاص کے ساتھ پڑھی گئی وہ ایسی ہزاروں رکعات سے بہتر ہیں جن میں خلوص نہ ہو۔ اس لئے اس مبارک رات میں اگر آپ زیادہ نفل

نماز نہیں پڑھ سکتے ہیں تو کم سے کم دو رکعت خلوص نیت سے ضرور پڑھ لیجئے۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم نور مجسم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُو فِيْهِمَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

(مسند احمد ج ۵ ص ۱۹۴، معارف الانعام وفضل الشھور والا یام للامام یوسف بن حسن بن عبدالھادی المقدسی ص ۱۳۶)

جس نے دو رکعت نماز اس شان سے پڑھی کہ ان میں ذرا بھی غفلت و کوتاہی نہ کی تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام پچھلے گناہ معاف فرما دے گا۔

شب براءت دعا کی رات:

شب براءت کی خصوصیتوں میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس رات میں اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتا ہے، انسان اس مبارک رات میں اپنے مولیٰ سے جو بھی جائز مقصد اور حاجتیں پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو مقصد میں کامیابی عطا فرماتا ہے اور اس کی حاجت کو پوری فرماتا ہے، اس لئے رات میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا اور دعا کرنا چاہئے۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

پانچ راتیں ہیں کہ ان میں دعا رد نہیں کی جاتی (بلکہ ان راتوں میں جو دعا بھی مانگی جاتی ہے اسے قبول کر لیا جاتا ہے) رجب کی پہلی رات، شعبان کی پندرہویں رات یعنی شب براءت، جمعہ کی رات، عید الفطر کی رات اور بقرعید کی رات یعنی دسویں ذالحجہ کی رات۔ (ان راتوں میں اللہ عزوجل بندے کی دعا قبول فرماتا ہے۔

(جامع صغیر حدیث نمبر ۳۹۵۲، مصنف عبدالرزاق ج ۴ ص ۳۱۷)

امام ابن حجر ہیثمی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: خلاصہ یہ ہے کہ شب براءت فضیلت والی رات ہے، اس رات میں ایک خاص بخشش اور دعا کی قبولیت کا تحفہ عطا کیا جاتا ہے۔ اسی وجہ

سے امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے تھے کہ اس رات میں دعا قبول کی جاتی ہے۔
(فتاویٰ فقہیہ کبریٰ ج ۲ ص ۸۰ بحوالہ الیاقوت والمرجان فی فضائل شہر شعبان ص ۹۷)

شب براءت شب توبہ:

شب براءت بہت عظمت والی رات ہے، اس رات کی بھلائیوں سے ہمیں غافل نہیں رہنا چاہئے۔ گنہگاروں کو اس رات کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے گذشتہ تمام اعمال بد سے سچے دل توبہ کرکے اللہ کے نیک بندوں میں شمولیت اختیار کرلینی چاہئے۔ کیونکہ اس رات میں اگر بندہ سچے دل سے گناہوں سے توبہ کرلیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس رات میں اس کی توبہ قبول فرما کر گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔ حضرت مالک دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ کی توبہ کا واقعہ بہت مشہور ہے جو کہ شب براءت میں ہی واقع ہوا ہے۔ آئیے اسے پڑھتے ہیں اور ہم بھی عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنے گناہوں سے توبہ کرکے اس مبارک رات میں اپنے رب سے نیکی عہد و پیمان کریں گے اور اس پر قائم رہیں گے۔

حضرت مالک بن دینار کی توبہ:

روایت میں آتا ہے کہ حضرت مالک بن دینار کی ایک بیٹی تھی، آپ اس سے بہت محبت کیا کرتے تھے۔ آپ کی اس بیٹی کا انتقال ہوگیا۔ بیٹی کے انتقال کے بعد آپ نے ایک دن خواب دیکھا، کیا دیکھتے ہیں کہ قیامت کا ہوشربا منظر ہے، آپ اپنی قبر سے نکلے، ساتھ ہی ایک بڑا اژدھا بھی آپ کی قبر سے نکلا اور آپ کا پیچھا کرنے لگا، آپ اس سے ڈر کر دوڑنے لگے، وہ اژدھا بھی آپکے پیچھے تیز رینگنے لگا، آپ دوڑتے دوڑتے ایک کمزور سے بوڑھے کے قریب سے گزرے، آپ نے اسے پکارا کہ مجھے اس اژدھے سے بچاؤ! مگر اس بوڑھے نے جواب دیا: میں کمزور ہوں، میں تمہیں اس سے نہیں بچا سکتا۔ حضرت مالک بن دینار

دوڑتے دوڑتے ایک پہاڑ پر چڑھ گئے، اس پر شامیانے اور سائبان لگے ہوئے تھے، اچانک ایک آواز آئی: اس ناامید کو دشمن کے نرغے میں جانے سے پہلے ہی گھیر لو! تو بہت سے بچوں نے انہیں گھیر لیا جن میں آپ کی وہ بیٹی بھی تھی، وہ آپ کے پاس آئی، اس نے اژدھا کو مارا تو وہ بھاگ گیا اور پھر وہ آپ کی گود میں بیٹھ گئی، اس نے آپ کو بتایا کہ بابا جان! وہ اژدھا اَصل میں آپ کے بُرے اَعمال تھے اور وہ بوڑھا جس کے قریب سے آپ گزرے، وہ آپ کا اچھا عمل تھا، آپ نے بُرے اعمال کے ذریعے اسے اتنا کمزور کر دیا کہ اس میں آپ کے بُرے اعمال کا مقابلہ کرنے کی طاقت ہی نہیں رہی، لہٰذا آپ اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کریں اور خود کو ہلاکت سے بچانے کی کوشش کریں۔

یہ خواب دیکھنے کے بعد حضرت مالِک بن دینار رَحمۃُ اللہ علیہ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ نے سچّی پکّی توبہ کی اور نیک اَعمال شروع کر دیئے، یہاں تک کہ اللہ پاک نے آپ کو وِلایت کے بلند ترین مقام پر پہنچا دیا۔

(الیاقوت والمرجان ص ۹۱)

شب براءت اور زیارت قبور:

شب براءت میں قبروں کی زیارت کرنا حضور رحمت عالم ﷺ کی سنت مبارکہ ہے جیسا کہ آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی حدیث پاک میں آپ نے سماعت کیا حضور شب براءت جنت البقیع قبرستان تشریف لے گئے اور اپنی امت کی مغفرت کی دعا کی۔ اسی لئے آج مسلمان شب براءت میں قبروں کی زیارت کرتے ہیں۔ شب براءت ہو یا اور کوئی رات قبروں کی زیارت منع نہیں اور نہ شرک و بدعت۔ بلکہ اس کے بے شمار فائدے ہیں جنہیں آقا کریم ﷺ اور محدثین کرام نے بیان فرمایا ہے۔

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُوْرُوهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ۔

(مشکوٰۃ ص ۱۵۴، ابن ماجہ ص ۱۱۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا، اب قبروں کی زیارت کرو اس لئے کہ وہ دنیا سے بے رغبت کرتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَكُونُ لَكَ رِضَاءً، وَلَهُ جَزَاءً، وَلِحَقِّهِ أَدَاءً، وَأَعْطِهِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَهُ، وَاجْزِهِ عَنَّا مَا هُوَ أَهْلُهُ، وَاجْزِهِ أَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهِ، وَرَسُولًا عَنْ أُمَّتِهِ، وَصَلِّ على جَمِيعِ إِخْوَانِهِ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّالِحِينَ يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْقُرَشِيِّ، بَحْرِ أَنْوَارِكَ، وَمَعْدِنِ أَسْرَارِكَ، وَعَيْنِ عِنَايَتِكَ، وَلِسَانِ حُجَّتِكَ، وَخَيْرِ خَلْقِكَ، وَأَحَبِّ الْخَلْقِ إِلَيْكَ، عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي خَتَمْتَ بِهِ الْأَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِينَ، وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

پانچواں باب:

شب براءت میں محروم رہنے والے:

گذشتہ اوراق میں ماہ شعبان المعظم کی فضیلت واہمیت ،قدر ومنزلت اور اس میں کئے جانے والے معمولات و وظائف کے فضائل و برکات ، نیز شب براءت کی عظمت و بزرگی اور اس میں کی جانے والی عبادت و بندگی اور اوراد واذکار پر ملنے والے اجر وثواب سے ہم اچھی طرح آگاہ ہو چکے ہیں۔ گنہگاروں اور رب کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ کرنے والوں پر کس قدر باران رحمت برستی ہیں یہ بھی ملاحظہ کر چکے ہیں۔ اب آئے ذرا ان لوگوں کے بارے میں بھی جانتے ہیں جو اس مقدس و باعظمت رات میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت اور نگاہ کرم سے محروم رہتے ہیں اور اپنی سوئی قسمت نہیں جگا پاتے ہیں۔تاکہ ہم عبرت حاصل کریں اور ایسے کاموں سے بچیں جن کی وجہ سے ان کاموں کو انجام دینے والے رب کی رحمت وکرم نوازیوں سے اس رات بھی محروم رہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں سعادت منداور اس رات کی برکتوں کو، اللہ کی خوشنودیوں کو حاصل کرنے والا بنائے۔آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ اِلاَّ الْكَاهِنَ وَالسَّاحِرَ وَمُدْمِنَ الْخَمْرِ وَعَاقَّ وَالِدَيْهِ وَالْمُصِرَّ عَلَى الزِّنَا۔

(تفسیر صاوی ج ۳ ص ۴۵۹)

یعنی بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس رات میں تمام مسلمانوں کی مغفرت اور بخشش فرما دیتا ہے سوائے کاہن یعنی جیوتشی جو بھوشوانی کرتا ہے، جادوگر، شراب کے عادی، ماں باپ کے نافرمان اولاد اور زنا جیسے گھناؤنے گناہ پر اڑے رہنے والے کے۔(ان لوگوں کی مغفرت اور بخشش اس رات میں بھی نہیں ہوتی۔)

وضاحت:

اس حدیث پاک میں پانچ گنہگاروں اور مجرموں کی نشاندہی فرمادی گئی جو اس رات میں محروم رہتے ہیں۔اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

وَلِلّٰهِ فِيْهَا عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ بِعَدَدِ شُعُوْرِ غَنَمِ بَنِيْ كَلْبٍ لَايَنْظُرُ اللهُ فِيْهَا اِلٰى مُشْرِكٍ وَلَا مُشَاحِنٍ وَلَا اِلٰى قَاطِعِ رَحِمٍ وَلَا اِلٰى مُسْبِلٍ وَلَا اِلٰى عَاقٍّ لِّوَالِدَيْهِ وَلَا اِلٰى مُدْمِنِ خَمْرٍ۔

(کنز العمال ج ۱۲ ص ۱۴۱، ترغیب وترہیب ج ۲ ص ۱۱۸)

یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس رات میں بنوکلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر لوگ جہنم سے آزاد ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اس رات میں مشرک کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا ہے، بغض وعداوت رکھنے والا، رشتہ کاٹنے والا، تکبر سے کپڑے لٹکانے والا، والدین کے نافرمان اور شرابی کی طرف بھی نظر نہیں فرماتا ہے۔

عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا كَانَ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِطَّلَعَ اللهُ تَعَالٰى اِلٰى خَلْقِهٖ فَيَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ يُمْلِيْ لِلْكَافِرِيْنَ وَ يَدَعُ اَهْلَ الْحِقْدِ بِحِقْدِهِمْ حَتّٰى يَدَعُوْهُ۔

(درمنثور ج ۵ ص ۷۴۰، شعب الایمان ج ۱ ص ۲۱)

ترجمہ: حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت پندرہویں شعبان کو یعنی شب براءت میں اپنی مخلوق کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔مومنوں کو بخش دیتا ہے اور کافروں کو مہلت دیتا ہے اور کینہ رکھنے والوں کو ان کے

کینہ کے ساتھ چھوڑ دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے کینہ کو چھوڑ دے۔

شب براءت میں محروم رہنے والوں کی فہرست:

(۱) مشرک:

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کسی انسان یا کسی چیز کو شریک ماننے والا مشرک کہلاتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے لئے ماننا چاہئے وہی بات اللہ کے سوا کسی اور کے لئے ماننا شرک ہے، بت کو پوجنا، پتھر، درخت، ندی، دریا، پہاڑ، سورج، چانداور کسی دیوی دیوتا کو ماننا یہ شرک ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے والا مشرک ہے اللہ تعالیٰ شرک کرنے والے کو کسی بھی حال میں معاف نہیں فرماتا۔ شرک کرنے والا ہمیشہ ہمیش کے لئے جہنم کی آگ میں جلے گا کبھی بھی اس سے چھٹکارا نہیں پائے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

(۱) اِنَّ اللهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ (النساء ۴۸) ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں فرماتا اور بخش دیتا ہے اس کے علاوہ گناہوں کو۔

(۲) وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا (النساء ۱۱۶)

ترجمہ: اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا۔

(۳) فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (البقرہ ۲۲)

ترجمہ: تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ اور تم جانتے ہو۔

(۴) وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا۔ (بنی اسرائیل ۳۹)

ترجمہ: اور اے سننے والے اللہ کے ساتھ دوسرا خدا نہ ٹھہرا کہ تو جہنم میں پھینکا جائے گا طعنہ پاتا دھکے کھاتا ہوا۔

مگر آج کچھ لوگوں کا حال یہ ہے کہ زبان سے اسلامی کلمہ پڑھتے ہیں، مسلمان کہلاتے ہیں مگر کوئی مصیبت آجائے، کسی بیماری مبتلا ہو جائے اور جلدی ٹھیک نہ ہو، یا اولاد نہ ہو تو اس کے لئے بتوں کے نام منت مانتے ہیں، بتوں کے پاس جا کر منتیں مانگتے ہیں، لڈو چڑھاتے ہیں، کبوتر اور بکرا ذبح کرتے ہیں۔ عزیزو! یہ باتیں شرک و کفر ہیں اپنی مشرکانہ اور کافرانہ حرکتوں اور گناہ عظیم سے اپنے ایمان وعقیدے کی حفاظت کرو، کسی بھی حال میں ان مورتیوں اور بتوں کے پاس نہ جاؤ تا کہ تمہارا ایمان محفوظ رہے اور ہمیشہ ہمیش کے لئے جہنم کی آگ میں جلنے سے بچ جاؤ۔ ارے مسلمان کی شان تو یہ ہے کہ ہر حال میں اللہ پر بھروسہ رکھیں، بتوں سے مدد نہ مانگیں، ان کے قریب نہ جائیں، جان چلی جائے پسند کریں، قتل ہو جانا گوارہ کریں مگر اللہ کے ساتھ کسی بت وغیرہ کو شریک نہ ٹھہرائیں۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ ۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرا گرچہ تو قتل کر دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے۔ (مشکوۃ ص ۱۸)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی:

اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ؟ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ اِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيْمٌ ۔ قُلْتُ ثُمَّ اَیُّ قَالَ وَاَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ ۔ قُلْتُ ثُمَّ اَیُّ؟ قَالَ اَنْ تَزْنِیَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ ۔

(بخاری ج ۲ ص ۶۴۳)

ترجمہ: یا رسول اللہ اللہ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کے لئے شریک ٹھہرانا جبکہ اس نے تمہیں پیدا کیا (یعنی جس نے پیدا کیا اسی خالق

و مالک حقیقی کے ساتھ شرک کرنا) میں نے عرض کیا بے شک ضرور یہ بڑا گناہ ہے۔ یا رسول اللہ اس کے بعد کون گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا اولاد کو کھلانے کے ڈر سے قتل کر دینا۔ میں دریافت کیا پھر کون سا گناہ بڑا ہے؟ فرمایا اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا یہ بدترین گناہ ہے۔

معلوم ہوا کہ شرک ایسا گناہ عظیم ہے کہ اللہ تعالیٰ شب براءت جیسی مبارک رات میں بھی معاف نہیں فرماتا اور اس کے سوا جتنے گناہ ہیں اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے اگر بندہ سچے دل سے توبہ کرلیں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ لَقِيَ اللهَ لَا يَعْدِلُ بِهِ شَيْئًا فِي الدُّنْيَا ثُمَّ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلَ جِبَالٍ ذُنُوبٌ غَفَرَ اللهُ لَهُ۔

(مشکوٰۃ ص ۲۰۶)

ترجمہ: جو اس حال میں دنیا سے جائے کہ وہ دنیا میں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا اگرچہ اس پر پہاڑ کے برابر گناہوں کا بوجھ ہو۔

(۲) کینہ رکھنے والا:

جو اپنے مومن سے بھائی سے کینہ رکھتا ہے شب براءت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت سے وہ بھی محروم ہو جاتا ہے۔ اسی لئے میرے آقا کریم ﷺ نے اس گناہ سے (جس کے کرنے والے کو اللہ شب براءت جیسی مبارک رات میں معاف نہیں فرماتا اور اپنی رحمت اس پر نازل فرماتا ہے) بڑی سختی سے منع فرمایا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ تُعْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيَغْفِرُ لِكُلِّ عَبْدٍ

مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اُتْرُكُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيئَا۔

(مسلم ج ۲ ص ۳۱۷)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر ہفتہ میں دو بار پیر اور جمعرات کے دن لوگوں کے اعمال نامے پیش کئے جاتے ہیں۔ ہر بندے کی مغفرت ہوتی مگر ان دو شخصوں کی مغفرت نہیں فرماتا جو آپس میں ایک دوسرے سے کینہ اور عداوت و دشمنی رکھتے ہیں۔ ان کے متعلق فیصلہ فرماتا ہے کہ انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ بغض وعداوت اور کینہ سے باز آجائیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُوْنُوا عِبَادًا لِلّٰهِ اِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔

(مسلم ج ۲ ص ۳۱۵ بخاری ج ۲ ص ۸۹۶)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آپس میں ایک دوسرے سے بغض وعداوت نہ رکھو، نہ ایک دوسرے سے حسد کرو اور نہ پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی کرو اور اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن کر رہو۔ اور کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دنوں تک چھوڑے رکھے یعنی تین دن سے زیادہ بات چیت اور ملنا جلنا سلام وکلام بند کئے رہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ. ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِيْ وَمَنْ اَحْيَا سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحْيَانِيْ وَمَنْ اَحْيَانِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ۔

(ترمذی ج ۲ ص ۹۶)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹے! اگر صبح وشام اس حال میں کر سکو کہ تمہارے دل میں کسی کے لئے کینہ نہ ہوتو ایسا کرو۔ پھر آپ نے فرمایا ایسا کرنا یعنی بغیر کسی سے کینہ رکھے صبح وشام کرنا میری سنت میں سے ہے تو جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھے خوش کر دیا اور جس نے مجھے خوش کر دیا وہ قیامت میں میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

(۳) رشتہ توڑنے والا:

تیسرا شخص اور مجرم جس کی مغفرت اور بخشش شب براءت میں نہیں ہوتی ہے وہ ہے رشتہ توڑنے والا شخص۔ رشتہ توڑنا اور معمولی سی بات پر رشتہ داروں سے رشتہ ختم کر لینا یہ ایسا گناہ ہے کہ ایسے شخص کی طرف بھی شب براءت جیسی فضیلت والی رات میں عنایت ورحمت کی نظر نہیں کی جاتی ہے۔ حدیث پاک میں رشتہ توڑنے سے سخت منع کیا گیا ہے اور رشتہ توڑنے والے کے حق میں بڑی وعیدیں آئی ہیں۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ۔ (بخاری ج ۲ ص ۸۸۵، مسلم ج ۲ ص ۳۱۵)

ترجمہ: رشتہ توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَوْفٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ۔ (مشکوٰۃ ص ۴۲۰)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ان لوگوں پر رحمت الٰہی نازل نہیں ہوتی جن میں قاطع رحم یعنی رشتہ توڑنے والا شخص ہوتا ہے۔

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر جمعرات کو جمعہ کی رات انسان کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں، جو شخص رشتہ داروں سے تعلق توڑنے والا ہو اس کا عمل قبول نہیں ہوتا۔

اس لئے میرے بزرگو اور دوستو! اگر آپ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شب براءت جیسی رات میں مغفرت و نجات کا پروانہ عطا فرمائے اور آپ کی طرف اس کی رحمت کی نظر ہو تو رشتہ توڑنے کی بجائے رشتہ جوڑئے اور دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کیجئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُّبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَاَنْ يُّنْسَأَ لَهُ فِي اَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ۔

(بخاری ج ۲ ص ۸۸۵)

ترجمہ: جو اس بات سے خوش ہونا چاہے کہ اس کے رزق میں کشادگی اور برکت ہو اور اس کی عمر میں برکت ہو تو چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے (یعنی رشتہ جوڑے)

حکایت:

حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہا گیا کہ یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا نے کھا لیا تو آپ نے بھیڑیا کو بلایا اور فرمایا" کیا تم نے میرے نور نظر اور لخت جگر کو کھایا ہے؟ تو اس بھیڑیا نے کہا حضور! میں نے ایسا نہیں کیا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس بھیڑیا سے فرمایا تو پھر تم کہاں سے آئے ہو اور کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے جواب دیا میں سرزمین مصر سے آیا ہوں اور سرزمین جرجان کا ارادہ ہے۔ آپ نے فرمایا تیرا وہاں جانے کا کیا مقصد ہے؟ اس نے کہا آپ سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کو فرماتے سنا ہے کہ جو دوست یا قریبی رشتہ دار سے ملنے جاتا ہے تو اللہ رب

العزت اس کے ہر قدم کے بدلے ایک ہزار نیکیاں لکھ دیتا ہے اور ایک ہزار خطائیں معاف کر دیتا ہے اور ایک ہزار درجے بلند کر دیتا ہے۔ (درمنثور ج ۱۲ ص ۲۰۸)

(۴) کپڑا لٹکا کر چلنے والا:

چوتھا گنہگار جو شب براءت میں بخشش و رحمت سے محروم رہ جاتا ہے ایسا شخص ہے جو تکبر سے ٹخنہ سے نیچے کپڑا لٹکا کر گھسیٹتے ہوئے چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو بھی اس رات میں معاف نہیں فرماتا۔ جیسا کہ خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **ولا الیٰ مسبل**۔ یعنی اس شخص کی طرف بھی رحمت کی نظر نہیں فرماتا جو کپڑا گھسیٹتے ہوئے اور ٹخنوں سے نیچے لٹکا کر چلتا ہے۔ ایسی چال تکبر کی علامت ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر و غرور کو قطعی پسند نہیں فرماتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا یَنْظُرُ اللهُ تَعَالٰی اِلٰی مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُیَلَاۗءَ۔ (مسلم ج ۲ ص ۱۹۴، ترمذی ج ۱ ص ۳۰۳)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف رحمت کی نظر نہیں فرماتا جو تکبر کی نیت سے کپڑا لٹکائے۔

اسی طرح ایک حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا یَنْظُرُ اللهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلٰی مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا۔

(مشکوٰۃ ص ۳۷۳)

ترجمہ: اللہ رب العزت قیامت کے دن اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو تہبند تکبر سے لٹکاتا ہے۔

آج کچھ نوجوانوں کا حال یہ ہے کہ ٹخنوں سے کپڑا مثلاً پتلون، پینٹ اور جینس پینٹ گھسیٹتے

ہوئے اس انداز میں اتراتے ہوئے، پیروں سے روندتے چلتے ہیں کہ لگتا ہے کہ وہ اپنے کپڑوں سے زمین صاف کرتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(مشکوٰۃ ص ۳۷۳)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص تکبر کے ساتھ تہبند لٹکا کر چل رہا تھا تو اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور قیامت تک زمین میں دھنستا ہی رہے گا۔

اللہ اکبر! میرے بھائیو! یہ انجام ہے اس شخص کا جو تکبر کے ساتھ کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکا کر چلتا ہے۔ اس لئے تکبر سے بچیئے اور اپنا انجام بہتر بنائے۔ تکبر کو اللہ تعالی ہر گز نہیں پسند فرماتا۔ بلکہ اس کا انجام جہنم ہے، چنانچہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ كَبَّهُ اللهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۹ ص۸۹، مسند احمد ج۱۱ ص۹۸۵)

ترجمہ: جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر غرور ہوگا اللہ تعالی اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔

(۵) ماں باپ کا نافرمان:

پانچواں شخص جو شب براءت میں محروم رہ جاتا ہے اور جس کی طرف رحمت کی نظر نہیں ہوتی وہ ہے ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا شخص۔ اللہ تعالی اس کو بھی اس رات میں معاف نہیں

فرماتا ہے اور نہ اس کی طرف نظرِ رحمت فرماتا ہے۔ جیسا کہ سرکار ﷺ نے فرمایا "وَلَا اِلٰی عَاقٍ لِوَالِدَیْہِ۔ یعنی ماں باپ کے نافرمان بھی رحمت کی نظر سے محروم رہ جاتے ہیں۔

حضرت عبد الرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اقدس ﷺ نے فرمایا:

اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ قُلْنَا بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَشَھَادَۃُ الزُّوْرِ۔ (بخاری ج۱ ص ۳۶۲، بخاری ج ۲ ص ۸۸۴)

ترجمہ: بڑے گناہوں میں سب سے بڑے کبیرہ گناہ کے بارے میں تمہیں نہ بتادوں؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتائیں۔ رسول پاک صاحب لولاک ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرایا جائے اور والدین کی نافرمانی اور جھوٹی گواہی۔

عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ جَاھِمَۃَ اَنَّ جَاھِمَۃَ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَدْتُ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِیْرُکَ فَقَالَ ھَلْ لَکَ مِنْ اُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزِمْھَا فَاِنَّ الْجَنَّۃَ عِنْدَ رِجْلِھَا۔

(مشکوٰۃ ص ۴۲۱)

ترجمہ: حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے والد حضرت جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی اے اللہ کے رسول! میں نے جہاد میں شرکت کا ارادہ کیا ہے اور آپ کی خدمت میں مشورہ کے لئے حاضر آیا ہوں۔ تو سرکار نے فرمایا تیری ماں زندہ ہیں؟ انہوں نے عرض کیا ہاں! تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ان کی خدمت میں رہ کیونکہ جنت ان کے قدموں کے پاس ہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ فَاِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَی الْبَابِ اَوْضَیِّعْ۔

(مشکوٰۃ ص ۴۲۱)

ترجمہ: والد جنت کے سب دروازوں میں سب سے افضل دروازہ ہے اگر تو چاہے تو اس کی حفاظت کر، چاہے تو برباد کردے۔

یہ ہے والدین کا مقام و مرتبہ کہ باپ جنت کے بیچ کا دروازہ ہے تو ماں ایسی ہستی جس کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔تو جو اولاد والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے گی، فرماں برداری کرے گی تو اس کے لئے مغفرت ہے، رحمت ہے، برکت ہے اور جنت ہے۔اور جو اولاد نافرمانی کرے گی اس کے لئے نہ مغفرت ہے نہ رحمت ہے، نہ برکت ہے، نہ جنت ہے بلکہ اس کے لئے جہنم کا کھلا دوروازہ اور بھیانک عذاب ہے۔ بلکہ حدیث میں تو یہاں تک کہ آیا ہے نافرمان اولاد کو ماں باپ کی نافرمانی کی سزا مرنے سے پہلے اسی دنیا میں دیدی جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ الذُّنُوبِ يَغْفِرُ اللهُ مِنْهَا مَاشَاءَ اِلاَّ عُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ فَاِنَّهُ يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهٖ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا قَبْلَ الْمَمَاتِ ۔ (مشکوۃ ص ۴۲۱)

ترجمہ: تمام گناہوں میں جس گناہ کو چاہے اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے سوائے والدین کی نافرمانی کے۔ کیونکہ ماں باپ کی نافرمانی ایسا گناہ ہے جس کی سزا موت سے پہلے اسی دنیا میں نافرمان اولاد کو مل جاتی ہے۔

(۲) شراب کا رسیا:

جن مجرموں کی طرف رحمت کی نگاہ نہیں کی جاتی اور جو لوگ شب براءت جیسی عظیم و بابرکت رات میں محروم رہ جاتے ہیں ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو شراب پینے کا عادی ہو، اللہ تعالیٰ اس کی طرف بھی رحمت و کرم کی نظر نہیں فرماتا ہے۔

اعلیٰ حضرت سرکار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

شراب حرام اور پیشاب کی طرح ناپاک اور اس کا پینا سخت گناہ کبیرہ اور پینے والا فاسق و فاجر، ناپاک، بے باک، مردود، ملعون، مستحق عذاب شدید وعقاب الیم ہے۔ العیاذ باللہ رب العلمین۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۷۴ نوری دارالاشاعت بریلی شریف)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلٰثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَ قَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ وَمَنْ مَاتَ مُدْمِنَ الْخَمْرِ سَقَاهُ اللهُ جَلَّ وَعَلاَ مِنْ نَهْرِ الْغُوطَةِ قِيْلَ وَمَا نَهْرُ الْغُوطَةِ قَالَ نَهْرٌ يَجْرِ ى مِنْ فُرُوجِ الْمُومِسَاتِ تُؤْذِى اَهْلَ النَّارِ رِيْحُ فُرُوجِهِنَّ۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۷۴، مستدرک ج ۴ ص ۱۶۳)

ترجمہ: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے شرابی اور اپنے قریبی رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا اس کی باتوں پر اعتماد رکھنے والا۔ اور جو شراب پئے اور بغیر توبہ مر جائے اللہ تعالیٰ اسے خون اور پیپ پلائے گا جو دوزخ میں فاحشہ عورتوں کی بری جگہ سے اس قدر بہے گا کہ ایک نہر ہو جائے گا۔ وہ سخت بدبودار پیپ جو بدکار عورتوں کی فرج سے بہے گی اس شرابی کو پینی پڑے گی۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْرِبُونَ الْخَمْرَ وَقَدْ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِمْ لاَ يَسْقُونَهَا فِى حَظِيْرَةِ الْقُدْسِ۔ (درمنثور ج ۵ ص ۵۰۳)

ترجمہ: جولوگ شراب پیتے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام فرمادیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ قدس میں نہ پہنچیں گے۔

اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ مِنْهُ صَلاَةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ مَاتَ فِي الْاَرْبَعِيْنَ دَخَلَ النَّارَ وَلَمْ يَنْظُرِ اللهُ اِلَيْهِ۔

(درمنثور ج ۵ ص ۵۰۴، مصنف ابن عبدالرزاق ج ۹ ص ۲۳۵)

ترجمہ: جس نے شراب پی اللہ رب العزت چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں فرماتا۔اگر وہ چالیس دنوں کے اندر فوت ہوگیا تو وہ جہنم میں داخل ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

(۷) کاھن:

ساتواں شخص جو شب براءت جیسی مقدس رات میں رحمت وبخشش سے محروم رہ جاتا ہے وہ کاہن ہے جوجھوٹی باتوں کی بھوشوانی کرتا ہے۔ایسا شخص فاسق وفاجر، بدکردار،شرابی وکبابی اور دھوکہ باز ہے جواس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ وہ غیب کی باتوں کواور مستقبل میں ہونے والے واقعات وحادثات اور چیزوں کو جانتا ہے تو ایسے شخص کو کاہن کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کی طرف بھی نظر رحمت نہیں فرماتا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَاِنَّ الْكَاهِنَ وَالْكَهَانَةَ وَالتَّكَهُّنَ فِي النَّارِ۔

(درمنثور ج ۱۲ ص ۳۸۲، دلائل النبوۃ ج ۲ ص ۷۵)

ترجمہ: بےشک کاہن، کہانت اوراس کا پیشہ سب دوزخ میں جائیں گے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہانت کے بارے میں پوچھا تو سرکار نے فرمایا:
لَیْسُوْا بِشَیْءٍ۔ کچھ نہیں ہے۔ لوگوں نے عرض کیا حضور! کبھی کبھی ان کی بات صحیح نکلتی ہے۔ تو حضور نے فرمایا جنات فرشتوں کی (سچی) بات سن کر وہی ایک بات کاہنوں کے کان میں ڈال دیتا ہے اور وہ اس میں اپنی طرف سے جھوٹ ملا کر لوگوں کو بتاتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ بھوشوانی اور کہانت کا پیشہ بھی ناجائز وحرام ہے۔ کیونکہ اس میں جھوٹ بھی ہوتا ہے اور جھوٹ گناہ کبیرہ میں سے اور جہنم میں لیجانے والا گناہ ہے۔ اور اگر کہانت میں کفر کی باتیں ہوں اور شیطان اور بتوں کی مدد سے ہو تو کفر بھی ہے۔ تو پتہ چلا کہ کہانت اور بھوشوانی ایک ایسا ہے گناہ ہے جس کی وجہ سے انسان جہنم میں جانے کا حقدار ہوجاتا ہے اور شب براءت جیسی فضیلت والی اور بخشش والی رات میں بھی اس کی مغفرت نہیں ہوتی۔ کاہن تو کاہن جو شخص کاہن اور بھوشوانی کرنے والے کے پاس جاتا ہے اور اپنا ہاتھ دکھاتا ہے اور اس کی جھوٹی باتوں کو صحیح مانتا ہے وہ بھی گنہگار اور مستحق قہر قہار ہے۔

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةُ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً۔
(مشکوۃ ص ۳۹۳)

جو شخص بھوشوانی کرنے والے اور غیب کے دعویدار کے پاس جائے اور اس سے کسی بھی چیز کے بارے میں پوچھے تو چالیس دنوں تک اس کی کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔

اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
وَمَنْ اَتٰی کَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔
(درمنثور ج ۱ ص ۱۹۴)

ترجمہ: جوکاہن کے پاس آیا پھراس کی باتوں کو سچ مانا تو اس نے محمد ﷺ پر نازل شدہ کا انکار کیا۔یعنی قرآن پاک کا انکار کیا اور قرآن کا انکار کفر ہے۔

اللہ اکبر!حضور ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے جو کچھ نازل فرمایا ہے اس پر ایمان لانا ضروری ہے، ماننا اور تصدیق کرنا ضروری ہے کسی ایک کے انکار سے انسان دولت ایمان سے محروم ہو جاتا ہے۔اور کاہن کے پاس جانا اور اسے سچ ماننا ایسا گناہ ہے جیسے کوئی حضور ﷺ پر نازل شدہ باتوں کا انکار کرے۔تو معلوم ہوا کہ کاہن بلکہ اس کے پاس جانے والے کا ایمان محفوظ نہیں رہتا۔مگر آج ہمارے معاشرے میں کچھ لوگ ایسے ہیں خاص کر عورتیں جو غیر مسلم پنڈتوں سے ہاتھ دیکھاتی ہیں اور اپنی قسمت کے بارے میں ان جھوٹے مکاروں سے پوچھتی ہیں۔اس لئے میرے بھائیو اس گناہ سے خود بھی رکئے اور گھر کی عورتوں کو بھی منع کریں۔

حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے فرمایا:

مَامِنْ رَجُلٍ یَاْتِی کَاھِنًا فَیَسْأَلُهُ اِلاَّ حُجِبَتْ مِنْهُ التَّوْبَةُ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً فَاِنْ هُوَ اٰمَنَ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ کَفَرَ۔(المعجم الکبیر ج۲۲ص۹۴)

ترجمہ: جو شخص کاہن کے پاس آکر اس سے اپنے مستقبل کے بارے میں پوچھتا ہے تو اس چالیس راتوں کے لئے توبہ کی توفیق چھین لی جاتی ہے۔اور کاہن کی باتوں کو صحیح مانے تو کافر ہوجاتا ہے۔(اور کافر کا ٹھکانہ جہنم ہے)

(۸) جادوگر:

آٹھواں مجرم اور گنہگار جو شب براءت میں رحمت و برکت والی رات میں محروم رہ جاتا ہے اور جس کی طرف اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر نہیں فرماتا ہے وہ جادوگر ہے۔جادو

یہ حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔اس کا استعمال، سیکھنا اور سیکھانا بھی حرام ہے اور جو جادو سیکھتا ہے اور سیکھاتا ہے وہ مستحق عذاب نار ہے۔اگر جادو میں کفر کی باتیں ہوں کفریہ منتر ہوں تو کفر بھی جس سے ایمان ختم ہوجاتا ہے۔سحر اور جادو شیطانی عمل ہے جس سے میاں بیوی کے مابین، دوست و احباب کے درمیان جدائی ڈالی جاتی ہے اور ایسا کرنا بھی شریعت کی نظر میں حرام ہے۔تو ایسے شخص کو عام دن تو درکنار شب براءت جیسی مبارک رات میں بھی معاف نہیں کیا جائے گا۔جیسا کہ آپ نے حدیث سماعت فرمایا۔امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو یہاں تک کہ فرمایا ہے کہ جس شخص کا جادو کرنا اس کے اقرار یا گواہی سے ثابت ہوجائے تو اس کو قتل کردیا جائے گا اور اس سے توبہ طلب نہیں کی جائے گی۔

(ردالمحتار ج ۳ ص ۲۹۶ مطبوعہ بیروت)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ اَتیٰ کَاهِنًا اَوْسَاحِرًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ (درمنثور ج ۱ ص ۱۹۴ تفسیر سورہ بقرہ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو کسی کاہن یا جادوگر کے پاس گیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کیا تو اس نے اس کا انکار کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پا اتارا گیا ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لیس منا من تطیر او تطیر له او تکهن او کهن له او سحر او سحر له۔ (درمنثور ج ۱ ص ۱۹۴)**

ترجمہ: جس نے بدشگونی کی، یا اس کے لئے بری فال پکڑی گئی، خود کہانت کا دھندا کیا یا اس کے لئے کہانت کا عمل کیا گیا یا جادو کیا یا اس کے لئے جادو کیا گیا وہ ہم سے نہیں ہے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مُؤْمِنٌ بِسِحْرٍ وَلَا دَیُّوثٌ۔ (مسند الفردوس ج ۵ ص ۱۰۸)

ترجمہ: جادو پر یقین اور ایمان رکھنے والا شخص جنت اور برائی دیکھ کر نہ روکنے والا شخص جنت میں نہ جائے گا۔

(۹) زانی:

نواں شخص جو شب براءت میں بخشا نہیں جاتا ہے اور جس پر رحمت الٰہی کی بارشوں کا نزول نہیں ہوتا ہے وہ ہے زانی۔ زنا کبیرہ گناہ ہے اور اتنا گھناؤنا گناہ ہے کہ زنا کرنے والے کو شب براءت میں بھی معاف نہیں فرماتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اور اس کے پیارے رسول ﷺ نے زنا سے منع فرمایا اور اس گناہ کو حرام قرار دیا۔

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَّسَآءَ سَبِیْلًا۔ (الاسرا ۳۲)

ترجمہ: اور بدکاری کے قریب بھی نہ جاؤ، بے شک یہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی برا راستہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا زَنَا الْمُؤْمِنُ خَرَجَ مِنْہُ الْاِیْمَانُ وَ کَانَ عَلَیْہِ کَالظُّلَّۃِ فَاِذَا انْقَلَعَ مِنْھَا رَجَعَ اِلَیْہِ الْاِیْمَانُ۔

(درمنثور ج ۴ ص ۳۲۵، شعب الایمان ج ۴ ص ۳۵۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مومن زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل جاتا ہے اور وہ اس پر چھتری کی طرح ہوتا ہے، جب وہ اس برائی سے دور ہو جاتا ہے تو ایمان اس کی طرف واپس پلٹ آتا ہے۔

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اَلزِّنَا تُوْرِثُ الْفَقْرَ۔ (درمنثور ج ۴ ص ۲۲۵، ب الایمان ج ۴ ص ۳۶۳)
ترجمہ: زنا کی وجہ فقر وتنگدستی اور محتاجی آتی ہے۔

(۱۰) تصویر کھینچنے اور کھینچوانے والا:

دسواں مجرم اور گنہگار جو شب براءت میں بخشا نہیں جاتا اور نہ اس کی طرف اللہ عزوجل رحمت کی نظر فرماتا ہے وہ مجرم اور گنہگار شخص وہ ہے جو تصویر سازی کرتا ہے یعنی تصویر بناتا ہے اور بنواتا ہے۔ جو جاندار کی تصویر کھینچتا اور کھینچواتا ہے۔ حضور تو یہ فرماتے ہیں کہ شب براء ت میں بھی تصویر کھینچنے اور کھینچوانے والا بخشا نہیں جاتا جب شب براءت جیسی عظیم وافضل رات میں اس مجرم کی بخشش نہیں ہوتی اور نہ اس کی طرف رحمت کی نظر کی جاتی ہے۔ تو بھلا بتائے دوسرے عام دنوں اور رات میں وہ کس طرح رحمت کا حقدار اور بخشش کا مستحق ہو سکتا ہے۔ مگر آج یہ وبا ہمارے معاشرے اور خاص طور پر فیشن والے نوجوانوں میں عام ہو چکی ہے۔ اے میرے نوجوان بھائیو اور ساتھیو! جس کام کو اللہ نے حرام قرار دیا، جس کی وجہ سے مغفرت نہیں ہوتی، رحمت نہیں اترتی بلکہ جس گناہ کے سبب عذاب اور لعنت کی بارش ہوتی ہے اس سے بچئے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللهِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔
(مسلم ج ۲ ص ۲۰۱، مشکوٰۃ ص ۳۸۵)
ترجمہ: قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے سخت عذاب تصویر بنانے والے کو ہوگا۔
حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَوَّرَ صُورَةً عَذَّبَهُ اللهُ حَتّٰى يَنْفَخَ فِيهَا يَعْنِي الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔
(ترمذی ج ۱ ص ۳۰۵)

ترجمہ: جو تصویر بناتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عذاب میں مبتلا رکھے گا یہاں تک کہ وہ اس میں جان ڈال دے اور وہ اس تصویر میں جان ہرگز نہیں ڈال پائے گا۔ (تو اسے عذاب ہوتا رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ اقدس پیارے مصطفی ﷺ گھر تشریف لائے تو دیکھا پردہ لٹکا ہوا ہے، جس میں جاندار کی تصویریں بنی ہوئی ہیں۔ جیسے ہی حضور کی نظر اس پردہ پڑی حضور کے چہرۂ مبارکہ کا رنگ بدل گیا۔ حضور ناراض ہوگئے۔ اس پردہ کو لیا اور پھاڑ دیا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُصَوِّرُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ۔ (بخاری ج ۲ ص ۹۰۲)

ترجمہ: قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو دیا جائے گا جو اس طرح کی جاندار کی تصویریں بناتے ہیں۔

آخری بات اور ایک نسخہ:

ان دس مجرموں کا تفصیلی بیان آپ ملاحظہ کر چکے ہیں جن کی مغفرت اور بخشش شب براءت جیسی مبارک وعظیم رات میں بھی نہیں ہوتی۔ اس سے بڑھ کر ایک انسان کے لئے بدنصیبی اور کیا ہوسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسا موقع عطا فرماتا ہے اور ایسی مبارک ساعت اور رات عطا فرماتا ہے جس میں وہ خصوصی کرم اور برکتوں کی بارش نازل اپنے بندوں کے گناہوں کو دھونے کے لئے فرماتا ہے، مگر افسوس کہ بندے ان ساعتوں اور مبارک راتوں کی قدر نہ

کر کے محروم رہ جاتے ہیں۔ اب کس رات کا انتظار ہے انہیں توبہ کرنے کے لئے۔

اے پیارے! سنو! گناہ بندوں کی کمزوری اور بیماری ہے مگر اللہ کا شکر ہے کہ اس پاک پروردگار عالم نے ہم گنہگاروں کے اس بیماری کا علاج بھی رکھا ہے اور وہ ہے سچی توبہ اور استغفار۔ چنانچہ مسیحائے کائنات حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا:

أَلاَ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ دَائِكُمْ وَدَوَائِكُمْ فَإِنَّ دَاءَ كُمُ الذُّنُوبُ وَدَوَائُكُمُ الْاِسْتِغْفَارُ۔

(تنبیہ المغترین، ترغیب وترہیب ج ۲ ص ۳۰۹، مسند الفردوس ج ۱ ص ۱۳۶)

ترجمہ: کیا میں تمہیں تمہاری بیماری اور تمہاری اس بیماری کا علاج کے بارے میں نہ بتادوں؟ بے شک تمہاری بیماری گناہ ہے اور گناہ جیسی اس بیماری کا علاج بخشش طلب کرنا ہے۔

معلوم ہوا کہ جو بندہ گناہ کر کے اپنے کئے پر شرمندہ ہو اور آئندہ اس گناہ کے دوبارہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کر کے توبہ واستغفار کر لے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے گناہوں کو معاف فرمادے گا اور اس کو بھی سچی توبہ کرنے کے بعد شب براءت جیسی رحمت وبرکت والی رات میں معاف فرمادے گا اور اس کی طرف بھی رحمت وکرم کی نظر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اِنَّ اللهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ۔ (الزمر ۵۳)

ترجمہ: بے شک اللہ گناہوں کو بخش دیتا ہے۔

اور دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے:

فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا (الاسرا ۲۵)

ترجمہ: کیونکہ بے شک وہ بہت توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔

تو اے میرے بھائیو! اور مجرمو! آؤ اس رب کی بارگاہ میں جس کی رحمت اور توبہ کا دروازہ قیامت تک کھلا رہے گا، اس کے محبوب اور اس کے پیاروں کا واسطہ دے کر اپنے گناہوں سے صدق دل سے توبہ کیجئے، بخشش کی بھیک مانگئے اور عہد کر لیجئے کہ آئندہ ان شاء اللہ پھر گناہ نہیں کریں گے، اگر ہم نے سچے دل سے توبہ کر لیا تو ان شاء

اللہ تعالیٰ ہمیں ضرور معافی ملے گی۔

شب براءت کی دعا:

شب براءت میں نہا دھو کر یا اچھی طرح وضو کر کے اچھا لباس پہن کر عبادت کریں، درود پڑھیں، کلمہ، تسبیح وتہلیل کریں اور یہ دعا ضرور پڑھیں جسے حضور نے شب براءت میں اللہ کے حضور سجدہ کی حالت میں کیا تھا ہو سکے تو آپ بھی سجدہ میں ہی یہ دعا کریں:

اَللّٰهُمَّ سَجَدَ لَكَ خَيَالِي وَسَوَادِي وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِي فَهٰذِهِ يَدِي وَمَا جَنَيْتُ بِهَا عَلٰى نَفْسِي يَاعَظِيْمُ يُرْجىٰ لِكُلِّ عَظِيْمٍ يَاعَظِيْمُ اِغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ۔

(درمنثور)

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي قَلْبًا تَقِيًّا مِنَ الشَّرِّ تَقِيًّا لَا جَافِيًا وَلَا شَقِيًّا۔

(درمنثور)

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَكُونُ لَكَ رِضَاءً، وَلَهُ جَزَاءً، وَلِحَقِّهِ أَدَاءً، وَأَعْطِهِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَهُ، وَاجْزِهِ عَنَّا مَا هُوَ أَهْلُهُ، وَاجْزِهِ أَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهِ، وَرَسُولًا عَنْ أُمَّتِهِ، وَصَلِّ عَلٰى جَمِيعِ إِخْوَانِهِ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّالِحِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

پانچواں باب:

نوافل وعبادات کی فضیلت واہمیت:

پنج وقتہ نمازیں فرض اور دین کے رکن عظیم ہیں، مسلمانوں کو ان کی ادائیگی میں قطعاً سستی ولاپرواہی نہیں برتنی چاہئے اور نہ انہیں ترک کرنا چاہئے۔ کیونکہ جس طرح فرض نمازوں کے ادا کرنے پر ثواب ہی ثواب، برکات ہی برکات ہیں اسی طرح انہیں ترک کردینے پر عذاب وعتاب اور قہر وعقاب بھی نازل ہوتا ہے۔ نیز فرائض کے بعد ہمیں سنن ونوافل کی عادت بھی بنالینی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا، جنت کی راہ ہموار ہوتی ہے اور قبر وحشر کی ہر منزل آسان ہوتی ہے۔

کچھ لوگ مبارک راتوں میں خوب سج دھج کر نفل نمازیں تو پڑھ لیتے ہیں مگر فرض جو ان کے ذمہ ہوتی ہیں انہیں بالکل ادا ہی نہیں کرتے۔ اسی طرح کچھ لوگ ایسے بھی ہمارے مسلم معاشرہ میں پائے جاتے ہیں جو نہ فرض پڑھتے ہیں اور نہ نفل، بلکہ غفلت ولاپرواہی میں ایسی راتیں گذار دیتے ہیں یا کھیل کود میں۔ اور کچھ لوگ تو ایسے بھی پائے جاتے ہیں جو بعد نماز مغرب وعشا نفلی نمازوں کو اہمیت ہی نہیں دیتے اور فرض پڑھ کر سو جاتے ہیں یا موبائل میں مصروف رہ کر اپنے وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ انہیں فرائض ونوافل کی اہمیت اور ان پر ملنے والے اجر وثواب کو جاننا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت وبندگی میں مبارک راتوں کو بطور خاص گذارنی چاہئے۔

نفل نمازوں کی فضیلت اور نوافل ادا کرنے والوں کی فضیلت کو قرآن واحادیث میں بیان کیا گیا ہے، تاکہ اللہ کے بندوں ان فضیلتوں کو پڑھ کر فرائض کے بعد نفلی نمازوں کا شوق اپنے اندر پیدا کریں اور نفلی عبادتوں میں اپنی راتوں کو گذاریں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا.(سورہ فرقان 16)

ترجمہ: اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام میں۔

اور دوسری آیت میں ارشاد باری ہے:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا .(سجدہ 16)

ترجمہ: اُن کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور اُمید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں۔

اور سورہ مزمل میں اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ o قُمِ الَّيْلَ اِلاَّ قَلِيْلاً o نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا o اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلاً o اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا o اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا o اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا o

ترجمہ: اے جھرمٹ مارنے والے۔ رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے۔ آدھی رات یا اس سے کچھ کم کرو۔ یا اس پر کچھ بڑھاؤ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ بیشک رات کا اٹھنا وہ زیادہ دباؤ ڈالتا ہے اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے۔ بیشک دن میں تو تم کو بہت سے کام ہیں۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ، فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ إِلَى رَبِّكُمْ، وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ لِلْإِثْمِ۔

(ترمذی ج ۵ ص ۵۵۲ حدیث نمبر ۳۵۴۹)

ترجمہ: رات کا قیام اپنے اوپر لازم کرلو کہ وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے لیے قربِ خداوندی کا باعث ہے، برائیوں کو مٹانے والا اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔

صلوٰۃ التسبیح:

نفل نمازوں میں بہت ہی اہمیت اور اجروثواب کی حامل نماز ہے، اس نماز کا ثواب وفضیلت خود حضور سرور کائنات ﷺ نے اپنی زبان فیض ترجمان سے بیان فرمایا اور اس کا طریقہ اپنے ایک چہیتے صحابی کو بتایا اور اسے ادا کرنے پر ابھارا۔

چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

یا عباس، یا عماہ، ألا أعطيك! ألا أمنحك! ألا أخبرك! ألا أفعل بك عشر خصال! إذا أنت فعلت ذلك غفر الله لك ذنبك : أوله وآخره، قديمه وحديثه، خطأه وعمده، صغيره وكبيره، سره وعلانيته، أن تصلي أربع ركعات تقرء في كل ركعة فاتحة الكتاب وسورة، فإذا فرغت من القراءة في أول ركعة وأنت قائم، قلت: سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر خمس عشرة مرةً، ثم تركع فتقولها وأنت راكع عشراً، ثم ترفع رأسك من الركوع فتقولها عشراً، ثم تهوي ساجداً فتقولها وأنت ساجد عشراً، ثم ترفع رأسك من السجود فتقولها عشراً، ثم تسجد فتقولها عشرا، ثم ترفع رأسك فتقولها عشراً، فذلك خمس وسبعون في كل ركعة، تفعل ذلك في أربع ركعات، إن استطعت أن تصليها في كل يوم مرةً فافعل.

(سنن ابوداود ج ۱ ص ۱۹۱ باب صلوٰۃ التسبیح، ترمذی ج ۱ ص ۱۰۹)

ترجمہ: اے عباس! اے چچا! کیا میں تم کو عطا نہ کروں، کیا میں تم کو بخشش نہ کروں، کیا میں تم کو نہ دوں، تمہارے ساتھ احسان نہ کروں، دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کرو تو اللہ پاک تمہارے گناہ بخش دے گا، اگلا پچھلا، پرانا، نیا، جو بھول کر کیا، جو قصداً کیا، چھوٹا اور بڑا، پوشیدہ اور ظاہر سب معاف فرمادے۔ وہ دس خصلتیں (باتیں) یہ ہیں کہ آپ چار رکعت نماز ادا کریں، ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور ایک سورۃ پڑھیں۔ جب آپ پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہوجائیں تو قیام ہی کی حالت میں پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھیں (سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ للهِ وَلاَ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَر) پھر رکوع کریں، (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيم کہنے کے بعد) رکوع ہی میں دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھیں۔ پھر رکوع سے سر اٹھائیں اور دس مرتبہ تسبیح پڑھیں۔ اس کے بعد سجدہ کریں (سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى کہنے کے بعد) دس مرتبہ پھر یہی تسبیح پڑھیں۔ پھر سجدہ سے اٹھ کر دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھیں۔ دوسرے سجدہ میں جا کر (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى کہنے کے بعد) دس مرتبہ تسبیح پڑھیں۔ پھر سجدہ سے سر اٹھائیں اور دس مرتبہ تسبیح پڑھیں۔ اس طرح ایک رکعت میں تسبیحات کی کل تعداد پچھتر (۷۵) ہوگئی۔ چاروں رکعتوں میں آپ یہی عمل دہرائیں۔ پھر فرمایا: اگر تم سے ہوسکے کہ ہر روز ایک بار پڑھو تو کرو اور اگر روز نہ کرو تو ہر جمعہ میں ایک بار، یہ بھی نہ کرو تو ہر مہینہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو عمر میں ایک بار۔

تہجد:

نماز تہجد راتوں میں نیند سے اٹھ کر پڑھی جانی والی بہت ہی اجر و ثواب اور قبر و حشر کو روشن کرنے والی نماز و عبادت ہے۔ احادیث میں اس نماز پر خوب ابھارا گیا ہے اور خود حضور ﷺ اس کی پابندی فرماتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے:

أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا۔ فَلَمَّا كَثُرَ لَحْمُهُ صَلَّى جَالِسًا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ۔

(بخاری ج ۴ ص ۱۸۳۰ باب التفسیر بحوالہ ہدایۃ الامۃ)

ترجمہ: حضور نبی اکرم ﷺ رات کے وقت اس درجہ قیام فرمایا کرتے کہ دونوں قدم مبارک پھٹ جاتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جب کہ آپ کے سبب اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا مجھے یہ پسند نہیں کہ میں شکرگزار بندہ بنوں؟ جب جسم مبارک قدرے بھاری ہو گیا تو آپ ﷺ نمازِ تہجد بیٹھ کر ادا فرمانے لگے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ ہوتا تو کھڑے ہو کر قرأت کرتے اور پھر رکوع میں جاتے۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُوْلُ: مَنْ يَدْعُوْنِي فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ۔

(مسلم ج ۱ ص ۵۲۱ حدیث نمبر ۷۰۵ بحوالہ ہدایۃ الامۃ)

ترجمہ: ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات کو جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو

آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: ہے کوئی جو مجھ سے دعا کرے تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی جو مجھ سے سوال کرے کہ میں اسے عطا کروں، ہے کوئی جو مجھ سے معافی چاہے کہ میں اسے بخش دوں۔

طالب دعا

گدائے مرشد ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی برکاتی عفی عنہ

متوطن: تاراپٹی، دھنوشا (نیپال)

مقیم حال: دوحہ قطر

7/شعبان المعظم ۱۴۴۵ھ

مطابق 17/فروری ۲۰۲۴ء

خوشخبری

WWW.BARKATUSSUNNAH.COM

حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی تصنیفات و تالیفات اور آپ کی حیات و خدمات کی مختلف گوشوں پر کتابیں اور مضامین و مقالات اپلوڈ اور شائع کرنے کے لیے آپ کے پیر خانہ کی نسبت سے یہ ویب سائٹ لانچ کیا گیا ہے ۔ اور بھی دیگر دینی کتابیں اور مضامین کا مطالعہ کرنے کے لیے مذکورہ بالا ویب سائٹ پر وزٹ کر سکتے ہیں۔

مصنف خطبات برکات، خلیفۂ حضور شیر نیپال

حضرت مولانا ابو العطر مفتی عبد السلام امجدی صاحب قبلہ

تاراپٹی، دھنوشا (نیپال)

